رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۳	مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۰

حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے قاتلانہ حملہ کی وجہ سے

جماعت احمدیہ میں بے حد جوش اور ہیجان

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے قاتلانہ حملہ سے جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد میں جس قدر جوش اور ہیجان پایا جاتا ہے۔ اس کا الفاظ میں ذکر کرنا ممکن نہیں۔ اس المناک حادثہ نے ہر ایک احمدی کے دل میں غم و الم کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔ اور اگرچہ احمدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے ماتحت پر امن ہیں۔ لیکن صبر و استقلال کا رشتہ تھامے رکھنا ان کے لئے محال ہو رہا ہے۔ اور وہ نہایت بیتاب ہو ہو کر حضور کے سامنے اپنے خونچکاں قلوب پیش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کی ایک دو تحریروں سے جو بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں ظاہر ہے۔

ایک صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس وقت میری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں ہاتھ کانپ رہا ہے۔ بدن میں لرزہ ہے۔ جسم تھرتھرا رہا ہے۔ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا لکھوں۔ میں یہ خط خونِ جگر سے لکھ رہا ہوں۔ آہ صد آہ کاش مجھے اس المناک حادثہ سے پہلے ہی دنیا سے اٹھا لیا جاتا۔ میرے پیارے آقا دن دہاڑے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت میاں شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے حملہ کیا جاتا ہے۔ دو ضربیں لگائی جاتی ہیں۔ میرے پیارے آقا کیا اس سے بھی بڑھ کر ہم بے عزتی کے منتظر رہیں گے کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی ہولناک واقعہ ہمارے لئے ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی اس طرح بے عزتی کی جائے۔ اور ہم اپنے نفسوں کو قابو میں رکھیں۔ ہاں مجھے ہوش ہے۔ کیونکہ مجھے عہدِ بیعت یاد ہے۔ نیز حضور کا ارشاد ضبط اور صبر بھی میرے سامنے ہے۔ خیر تہ درویشس بر جان درویشس کیونکہ واسطہ بیعت درمیان میں حائل ہے۔ میں عرصہ سے سوچ رہا تھا۔ کہ ہماری بردباری حلم اور تحمل آخر کیا صورت اختیار کرے گا۔ اب وہی کچھ ہونے لگا۔ جس کا پہلے سے خطرہ تھا۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب کے صبر و تحمل پر بھی صد آفرین۔ ایک گداگر چوہڑ شاہ کا بیٹا آپ پر وار کرتا ہے مگر آپ نے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ خدا تعالیٰ ہمیں آئندہ بھی صبر و تحمل کی توفیق دے۔

ایک اور صاحب کشتہ صبر و قرار کے ہاتھ سے چھوٹ جانے کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

بحضور حضرت مرشدنا و سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور انور کل پانچ چھ بجے کے درمیان حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا۔ اس سے دل سخت مجروح ہو گیا ہے۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ کل سے اس وقت تک رو رو کر دعائیں کر رہا ہوں اگر حضور کی صبر کی تلقین نہ ہوتی۔ تو نتائج سے بالکل بے پروا ہو کر وہ کچھ کر گذرتا۔ جس کا مطالبہ ایسی صورت حالات کر رہی ہے۔ اگر میرے باپ یا بھائی کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آتا۔ تو اتنا رنج نہ ہوتا۔ کیونکہ یہ ذات سے تعلق رکھنے والا واقعہ ہے۔ اب حضور اس بیتابی کا علاج بتائیں۔ ورنہ اس غم والم میں جان نکل جانا یقینی ہے۔ یا میں اپنا جوش کسی طرح نکالوں گا۔ اب صبر کی طاقت نہیں رہی یہ الفاظ بھی روتے روتے لکھ رہا ہوں۔

ایک اور صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت مرشدنا و ہادینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بروز محمد ہیں تو آپ کے صاحبزادگان محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بروزی اولاد ہیں۔ ایسا ہی حضور کے خدام وہی صحابی ہیں جنہوں نے اپنے سینوں پر تیر کھائے تھے (اور آنحضرت کو ہمیں کمزوریوں سے محفوظ رکھے) پس حضور اندازہ فرما سکتے ہیں۔ کہ کل کے نہایت دردانگیز اور غضب آلود واقعہ کے وقت ہم حضور کے نالائق گزرد خدام کے جذبات احساسات کی کیا حالت ہوئی۔ خدا کی قسم اگر حضور کا گذشتہ خطبہ جمعہ حضور کے خدام نے نہ سنا ہوا ہوتا۔ تو کئی دوست بے قابو ہو جاتے جس کے نتیجہ کے ذمہ دار حکام ہوتے۔ حضور نوجوانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ تمام مرد عورت بوڑھے جوان بچوں کی حالت زار دیکھی نہیں جاتی تھی۔ لیکن جماعت حضور کے حکم کی پوری طرح پابندی رہی اور خون کے گھونٹ پی کر اسے صبر کیا ہے۔

مضافات قادیان کے ایک سکھ سردار کا خط حضرت امیر المومنین کے نام

احراری غنڈے کے خلاف اظہار نفرت

حضرت میرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے حملہ کی خبر جن غیر مسلم شرفا نے بھی سنی۔ انہوں نے سب نے حد رنج و افسوس کا اظہار کیا۔ اور احراریوں کے اس فعل کو نہایت ہی بزدلانہ اور کمینہ قرار دیا۔ قریب کے ایک گاؤں کے ایک سردار صاحب تو یہ خبر سنتے ہی مع اپنے بعض رشتہ داروں کے دریافت حالات کے لئے قادیان آئے۔ اور حسب ذیل خط لکھ کر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا:-

جناب مرزا صاحب۔ آج ۹ جولائی ہم نے سنا۔ کہ کل شام کو صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری نے لاٹھی سے وار کئے۔ اس سے ہمیں بہت سخت صدمہ ہوا۔ اسی وقت میں اور دوسرے میرے قریبی قادیان میں آئے۔ تاکہ آپ جو حکم دیں۔ اس کے مطابق ہم کام کریں۔ جب کبھی کوئی ایسا موقعہ ہو ہمیں اطلاع دیجائے۔ جتنا ہم سے ہوسکے گا اس کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔ اور ہم جانیں دینے کو بھی تیار ہیں۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ غیر مسلم شرفاء نے بھی احراریوں کی اس کمینگی کو کس نظر سے دیکھا ہے۔

حضرت میرزا شریف احمد صاحب خدا کے فضل سے بخیریت ہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک کمینہ احراری کے حملہ کی خبر سے جماعتہائے احمدیہ اور احمدی دوستوں کے اندر بے حد بے چینی اور اضطراب پھیل گیا ہے۔ اور باہر سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت کے متعلق احباب بذریعہ تار و خطوط استفسار کر رہے ہیں۔ ایسے دوستوں کو جواب دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن عام دوستوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اب خدا کے فضل سے بخیریت ہیں خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جس نے محض اپنے فضل سے آپکو کمینہ دشمن کے قاتلانہ حملہ سے محفوظ رکھا۔

حملہ آور کی گرفتاری کے لئے پچیس روپے انعام

حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں پولیس کو حنیفا ولد جیو ہڑ ساکن قادیان کی تلاش ہے۔ جو روپوش ہے۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو شخص حنیفا مذکور کا ایسا پتہ دے جس سے اسکی گرفتاری عمل میں آجائے۔ اسے پچیس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان

احراریوں کی آمد و خرچ

احراریوں نے اس وقت تک ہزارہا روپیہ مختلف اوقات میں مختلف ڈھنگوں سے وصول کیا۔ اور پچھلے دنوں کچھ عرصہ تک روزانہ آمد کے مجمل سے شمار و اعداد بھی اخبارات میں شائع کراتے رہے۔ لیکن خرچ کی تفصیل نہ انہوں نے پہلے کبھی شائع کی۔ اور نہ اس نئے دور میں شائع کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ حالانکہ جب وہ قومی اور مذہبی کاموں کے لئے عام اپیلوں اور درخواستوں کے ذریعہ پبلک سے روپیہ وصول کرتے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ پبلک طور پر ہی یہ بھی بتائیں۔ جو روپیہ انہیں وصول ہوتا ہے۔ وہ کہاں خرچ کیا جاتا ہے لیکن حیرت ہے۔ کہ باوجود پبلک کی طرف سے اس بارے میں بارہا مطالبہ کئے جانے کے اور باوجود کئی قسم کے شکوک و شبہات سے گزر کر صریح الزامات عائد کرنے کے احراری لیڈر کچھ ایسے "مستقل مزاج" واقع ہوئے ہیں۔ کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے اور آج تک کسی ایک مہینہ کی آمد کے مقابلہ میں بھی خرچ دکھانے کی انہوں نے جرأت نہیں کی۔ اور اب تو انہوں نے آمد کے متعلق اعلان کرنا بھی بند کر دیا ہے تا کسی کو خرچ معلوم کرنے کا خیال ہی نہ پیدا ہو۔

جہاں اس قسم کا اندھیر کھاتا ہو۔ جہاں ہزارہا روپیہ کی آمد کا کوئی پتہ ہی نہ چلتا ہو۔ کہ کدھر جاتی ہے۔ جہاں کا ہر ایک فرد لوٹ گھسوٹ میں مصروف ہو۔ اور ہر ایک کو اپنا اپنا کیسہ پر کرنے کی فکر ہو۔ وہاں سے دو رسید بکوں کا گم ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ جسے کچھ وقعت دی جاسکے۔ لیکن پچھلے دنوں سے احراری اخبارات میں کئی بار یہ اعلان دیکھنے میں آیا۔ کہ:-

"دفتر کے حسابات اور رسید بکوں کی پڑتال سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند کی دو رسید بکیں نمبر ۶۰۱ و ۶۰۲ گم ہیں۔ اور نہ ان کے ذریعہ سے وصول شدہ رقم دفتر میں کسی نے جمع کرائی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا۔ کہ اگر کوئی شخص ان رسید بکوں پر چندہ فراہم کر رہا ہو۔ تو اسے چندہ نہ ادا کریں"

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان رسیدوں کی آڑ میں کسی "رکن شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند" نے ایسا چکر لگایا ہے۔ جس کی کسک نے دیگر ارکان کو بے تاب کر رکھا ہے اور اس بہانہ سے ایک خاص رقم کو بٹہ کھاتا میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ جب دفتر کے حسابات اور رسید بکوں کی پڑتال اس احتیاط سے کی جاتی ہے۔ کہ دو رسید بکوں کے گم ہونے کا پتہ مل گیا۔ اور ان کا اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے ذریعہ سے وصول شدہ رقم دفتر میں کسی نے جمع نہیں کرائی۔ تو یہ نہیں بتایا جاتا کہ اس وقت تک کس قدر رقم احراریوں کو وصول ہو چکی ہے۔ اور کہاں کہاں اسے خرچ کیا گیا ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ احراریوں کی دو رسید بکیں گم ہوں۔ تو وہ اعلان پر اعلان کرنا شروع کر دیں۔ لیکن خود پبلک کا ہزارہا روپیہ ہڑپ کئے بیٹھے ہوں اور ڈکار تک نہ لیں۔

دراصل یہ اس قساوت قلبی۔ اور سنگدلی کا نتیجہ ہے۔ جو پبلک کا روپیہ ناجائز طور پر کھا کھا کر احراریوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ اور جو اب انتہا کو پہونچ گئی ہے پہلے وہ سیاسی اور دنیوی اغراض کے لئے روپیہ وصول کرتے۔ اور خود کھا جاتے۔ لیکن جب اس کا بھرم کھل گیا۔ تو "شعبہ تبلیغ" قائم کر کے آمدنی کی صورت پیدا کر لی۔ اور اسے اپنے ذاتی مصرف میں لانے لگ گئے اور اب انہوں نے حادثہ کوئٹہ کے مصیبت زدوں کے نام سے "خدام خلق" کا چولہ اوڑھ کر جو کچھ وصول کیا۔ وہ بھی کھا پی گئے۔ پس جو لوگ تبلیغ اسلام کی خاطر روپیہ جمع کر کے نفس پروری میں صرف کر دیں اور مصیبت زدوں کے نام سے کھانا۔ کپڑا اور روپیہ جمع کر کے اپنے مصرف میں لے آئیں۔ وہ خرچ کا حساب کیا بتائیں اور اس بارے میں پبلک کی چیخ و پکار کو کیونکر خاطر میں لائیں۔

صدر احرار اور اخبار "زمیندار"

ایک گزشتہ پرچہ میں بتایا گیا تھا۔ کہ کس طرح احراریوں کے ہاتھوں صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس آڑے وقت میں صدر احرار نے کسی نہ کسی طرح "احسان" کو تو راضی کر لیا ہے اور اس کے ذریعہ "زمیندار" کے خلاف دل کا بخار نکالنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ۸ر جولائی کے "احسان" میں بحیثیت "صدر مجلس احرار اسلام ہند" ایک "اعلان" شائع کرایا ہے۔ جس میں اول تو زمیندار پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے "سرکاری ایجنسی کے اشارہ سے ایک فرضی خبر شائع کی"۔ پھر لکھا ہے۔ "زمیندار نے یہ خبر کسی اچھی نیت سے شائع نہیں کی" آگے چل کر "زمیندار" کو "غلط بیانی" کا مرتکب قرار دے کر "انتہائی رنج و افسوس" کا اظہار کیا ہے۔ اور آخر میں لکھدیا ہے۔ "اس اخبار نے چند دن پیشتر سیاست کا ایک مضمون نقل کر کے اپنی احرار نواز حکمت عملی کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے ہمارے متعلق اس کا یہ شکوہ غیر پسندیدہ ہے"۔ ایسی حالت میں جبکہ "زمیندار" کا دعوےٰ ہے کہ احرار کو عدم سے وجود میں لانے۔ پبلک سے روشناس کرانے اور ان کے لئے منفعت بخش کاروبار پیدا کرنے کا سہرا مولوی ظفر علی اور زمیندار کے ہی سر ہے "صدر احرار" کا رویہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ غالباً اسکی وجہ یہ ہوگی۔ کہ صدر احرار اب اپنے پاؤں اس قدر مضبوط سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں نہ صرف اب "زمیندار" کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ اسے اپنے رستہ سے ہمیشہ کے لئے ہٹا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

قادیان میں احراریوں کی فتنہ انگیزیوں کے خلاف جماعت احمدیہ کا جلسہ

انتہائی مظالم کے خلاف اظہار رنج والم

ذمہ وار ارکان جماعت کی تقریریں

۸ جولائی ساڑھے نو بجے شب جماعت احمدیہ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کرنے کے خلاف رنج والم کا اظہار کرنے کے لئے مسجد نور میں بصدارت جناب میر محمد اسحق صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلےٰ نے نہایت ہی پُر اثر تقریر کرتے ہوئے فرمایا

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے کی تقریر

آج جس واقعہ کے متعلق اظہار خیالات کرنے کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں۔ وہ آپ سب سُن چکے ہیں۔ اس واقعہ کے سلسلہ میں مَیں نے آج ہی لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ نہ تو گورنمنٹ احراریوں کی ان حد سے بڑھی ہوئی شرارتوں کو روکتی ہے۔ اور نہ ہماری طرف سے ان کا کوئی تدارک کیا جاتا ہے۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت ایک دوڑ کا ہم میں اور احراریوں میں مقابلہ ہے۔ ایک طرف احمدیوں کی صبر آزمائی ہے۔ اور دوسری طرف احراریوں کی انتہائی شرارتیں ہیں۔ مگر ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نہایت ہی اشتعال انگیز حالات میں بھی صبر کو ہاتھ سے نہیں دے سکتے۔ مخالف تو ان تمام ذرائع سے کام لے رہے ہیں۔ جن سے ہمارے پیمانۂ صبر کو لبریز کر کے اسے چھلکنے پر مجبور کر دیں۔ اور ان کا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے قادیان کے امن کو تباہ کر کے فتنہ و فساد برپا کیا جائے۔ مگر ہمارا مقصد ہر حالت میں قادیان میں امن قائم رکھنا ہے۔

وہ شخص جس نے آج حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے حملہ کیا۔ ایک گداگر ہے۔ اس کا باپ بیسیوں دفعہ میرے کوئیں سے گھاس لینے آیا۔ اور میں نے متعدد بار اپنے ہاتھ سے اس کو بھیک ڈالی۔ ایسے کمینے اور رذیل لوگوں سے حملہ کرانے کا مقصد انتہائی اشتعال دلانا ہے۔ لیکن اگر ہم ان کی اشتعال انگیزی۔ گالی گلوچ اور زد و کوب سے اشتعال میں آ جائیں۔ تو احراریوں کی خواہش کو پورا کرنے میں ہم خود ممد و معاون بن جائیں گے۔

یہ حملہ کوئی انفرادی واقعہ نہیں۔ ایسے واقعات مسلسل دو سال سے یہاں رونما ہو رہے ہیں۔ جماعت کے بعض لوگ گو اس پالیسی سے اختلاف رکھیں مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ احباب اپنے جوشوں کو دبائیں۔ اور ہر اشتعال سے بچیں۔ کیونکہ کامیابی کا طریق اسی میں مضمر ہے۔

احراریوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں کا پہلا قدم ہمارے مقدس مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو گندی سے گندی گالیاں دینا تھا۔ ان گالیوں سے ہمیں جو صدمہ پہنچا۔ اور جس طرح ہمارے قلوب مجروح ہوئے۔ وہ ظاہر ہے۔ مگر ہم نے باوجود ان اشتعال انگیزیوں کے انتہائی صبر سے کام لیا۔ اور جب ان لوگوں نے دیکھا۔ کہ گالیوں کے باوجود ہم جوش میں نہیں آتے۔ تو انہوں نے حملے کرنے شروع کر دیئے۔

احراریوں کے ایک درجن کے قریب گندے پمفلٹ ضبط ہو چکے ہیں۔ مگر گورنمنٹ نے ان کی گندی اور فحش تقریروں کو بند کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ وہی ضبط شدہ پمفلٹ جلسوں میں لفظاً بلفظ پڑھ کر سنا دیئے جاتے ہیں۔ پچھلے واقعات سے قطع نظر کرتے ہوئے تازہ واقعات کو ہی اگر دیکھا جائے۔ تو ان سے احرار کے انتہائی مظالم کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔ قریباً پندرہ دن کا واقعہ ہے۔ گیانی ہری سنگھ میرے ساتھ تھے۔ اور ہم دونوں باہر سیر کر رہے تھے۔ کہ دو احراری آئے مجھے بلا وجہ گالیاں دینے لگ گئے۔ حالانکہ میں انہیں جانتا تک نہ تھا۔ میں نے گیانی صاحب کو توجہ دلائی۔ کہ ان کی اخلاقی حالت ملاحظہ ہو۔

پھر ایک شخص محمد بخش ولد دولو پر جو ایک قریب کے گاؤں کا رہنے والا ہے۔ اور اکثر یہاں آتا رہتا ہے۔ پانچ چھ احراریوں نے مل کر حملہ کر دیا۔ اور اسے سخت مارا پیٹا۔ آج ہی ایک احمدی خوشی محمد کو احراریوں نے اس کی دوکان کے اندر سے گھسیٹ کر باہر گلی میں نکالا۔ اور سخت زد و کوب کیا۔ اس کی رپورٹ بھی چوکی میں درج کرا دی گئی ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ احراری کیمپ میں میں یہ مشورہ ہوا۔ کہ اگرچہ ہم نے ہر طرح سے شرارتیں کیں۔ گالیاں دیں۔ گندا اخبار بھی نکالا۔ مگر یہ احمدی ہیں۔ کہ کسی طرح اشتعال پذیر نہیں ہوتے۔ اب ان کو اشتعال دلانے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو احمدی عورتوں پر حملہ کیا جائے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد پر حملہ کیا جائے۔ یہ اطلاع ہم نے افسران بالا تک پہنچا دی تھی۔ "الفضل" میں بھی ذکر آ چکا ہے۔ ہماری ایک دیوار کا گرایا جانا اسی سکیم کے ماتحت تھا۔ جس سے ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ احمدی اس میں مزاحمت کریں گے اور اس طرح بلوہ ہو جائے گا۔ مگر اس میں بھی وہ ہماری امن پسندی کی وجہ سے ناکام رہے۔ اب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ ان کے اسی منصوبہ کی ایک اور کڑی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی شخصیت جماعت احمدیہ میں جو ہے۔ وہ سب جانتے ہیں۔

تو ہم یہاں پہلے اور بعد ہم کی اشتعال کے لئے یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ کا مقدس نبی۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اور بنی نوع انسان کا نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور تمام وہ عقیدت مندی اور محبت جو کسی ہندو کو حضرت کرشن یا حضرت رامچندر جی سے۔ یا کسی عیسائی کو حضرت مسیح ناصری سے یا کسی یہودی کو حضرت موسےٰ علیہ السلام سے ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے پورے کمال کے ساتھ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور اسی سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کی ذریت ہمارے نزدیک کس قدر قیمتی ہے

احراریوں کی شرارتوں کا ایک پہلو یہ بھی تھا۔ کہ احمدی عورتوں پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد پر حملہ کیا جائے۔ آج کا واقعہ ان کی اس سکیم کا عملی نمونہ ہے۔ احادیث میں مسیح موعود کی ذریت کے متعلق نہایت شاندار پیشگوئیاں ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ وہ عظیم الشان دینی امور کو سرانجام دے گی۔ ایسی مہتم بالشان ہستیوں میں سے ایک ہستی پر حملہ کرنے سے احراریوں کی انتہائی کوشش یہ تھی۔ کہ احمدی بھڑک اٹھیں اور اشتعال میں آ جائیں لیکن اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ ۵۔ جولائی کے خطبہ جمعہ میں ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبان مبارک سے ایسے الفاظ نکل چکے ہیں۔ جو اسی قسم کے واقعات کے متعلق بطور ہدایت و تلقین تھے۔ وہ خطبہ آج کے "الفضل" میں چھپ چکا ہے۔ اس میں حضور نے فرمایا ہے کہ "آدمیوں سے اپنی نظر ہٹا لو۔ اور صرف خدا پر اپنی نظر رکھو۔ گالیاں سُنو اور خاموش رہو۔ ماریں کھاؤ۔ اور ہاتھ نہ اٹھاؤ بلکہ اگر دشمن تمہارے گھروں پر بھی حملہ آور ہو تب بھی تم خدا تعالےٰ کی طرف نگاہ رکھو۔ اور کہو کہ اے خدا تیری مدد کب آئے گی"

اگر یہ خطبہ ہم نے نہ سنا ہوتا۔ اور آج اس کی نشر و اشاعت نہ ہو چکی ہوتی۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ آج کے واقعہ کا کیا نتیجہ ہوتا۔

پچھلے چند واقعات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ایک تار بھیجا گیا تھا جس کا جواب آج ہی ملا ہے۔ حضور اس میں فرماتے ہیں۔ کہ واقعات کی اطلاع گورنمنٹ کو دی جائے۔ خواہ احراریوں کی طرف سے کیسا ہی نازک موقعہ کیوں نہ پیدا کر دیا جائے عقلمندی سے اپنے آپ کو قابو رکھنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے مقاصد عالیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے نہ پڑیں۔

پس ان انتہائی اشتعال انگیز مواقع کے باوجود میں پھر آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ کامل صبر سے کام لیتے ہوئے پُر امن رہیں

جناب مولوی عبد المغنی صاحب کی تقریر

چودہری صاحب کی تقریر کے بعد جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر بیت المال نے تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔

آج کے واقعہ سے جو دکھ اور صدمہ ہمیں پہنچا ہے۔ وہ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ جناب چودہری صاحب باوجود پوری طرح اظہار خیالات کرنے کے اس کے متعلق ہمارے مجروح جذبات کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکے۔ مجھے جس وقت اس واقعہ کی اطلاع پہنچی۔ میں نے دیکھا کہ بعض لوگ فرطِ غم سے اس قدر روئے۔ کہ ان کی ہچکی بندھ گئی۔ مگر اس کے ساتھ ہی ان میں ضبط اس قدر تھا۔ کہ وہ دوسروں کو رونے سے منع کر رہے تھے۔ اس واقعہ نے جہاں احراریوں کی اشتعال انگیزی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ وہاں ہمارے صبر کا جائزہ بھی لے لیا ہے اور ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہم انتہائی اشتعال انگیزی میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کامل صبر سے کام لیتے ہیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب موصوف نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو بالاتفاق منظور ہوا:۔

احمدیان قادیان کا یہ پبلک جلسہ اس حملہ کے متعلق جو آج دن دہاڑے ایک احراری کی طرف سے حضرت صاحبزادہ کپتان مرزا شریف احمد صاحب پر کیا گیا۔ اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ یقین رکھتے ہوئے۔ کہ یہ حملہ احرار کی طرف سے انتہائی فتنہ و فساد کی غرض سے کرایا گیا ہے۔ گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ اس شرارت اور اشتعال انگیزی کی مکمل اور فوری تحقیقات کر کے اس کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر عمل میں لائے:

دوسرا ریزولیوشن ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے یہ پیش کیا۔ کہ

[illegible] ریزولیوشن کی نقل ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند۔ گورنر بہادر پنجاب۔ آئی جی صاحب پولیس پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور مجسٹریٹ صاحب علاقہ اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے افراد جماعت کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے ایک نہایت ہی فصیح و بلیغ تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔

یہ تو ضروری ہے کہ تکلیف دہ امور سے جذبات رنج و الم پیدا ہوں۔ کیونکہ جس کے دل میں جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ وہ مومن نہیں۔ مگر جو شخص جذبات کا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ وہ بھی مومن نہیں۔ اس واقعہ سے جو آپ کے سامنے پیش ہے۔ ضروری ہے۔ کہ ہر ایک احمدی کے دل میں جوش اور جذبات پیدا ہوں۔ کیونکہ بے غیرت ہے وہ شخص جس کے دل میں ایسی حالت میں جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ مگر ان جذبات کو قابو میں رکھنا بھی ایمان کی علامت ہے۔ ہمارے تمام جذبات حکم کے تابع ہونے چاہئیں۔ دیکھو انجن میں سٹیم موجود ہوتی ہے۔ مگر جس وقت ڈرائیور چاہے اُسے استعمال کرتا ہے۔ اور جب چاہے بند رکھتا ہے۔ اسی طرح ہمارا حال ہے۔ ہمارے جذبات بھی ایک حکم کے تابع ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس حکم کے ماتحت اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ اور صبر سے کام لیں۔

اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں جذبات کو تابع فرمان نہ رکھنے اور اس طرح نقصان اٹھانے کی ایک مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ جنگ اُحد میں ساٹھ آدمیوں کے ایک دستہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ فلاں جگہ کھڑے رہو۔ اور خواہ ہم ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں۔ اور پرندے ہمیں نوچنے لگیں پھر بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا۔ جب لڑائی شروع ہوئی اور دشمن بھاگ نکلا۔ تو وہ دستہ یہ دیکھ کر کہ دشمن شکست کھا کر بھاگ گیا ہے۔ اس جگہ سے جہاں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھڑے رہنے کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔ اس جذبہ کے ماتحت چھوڑ کر چلا آیا۔ کہ ہم بھی دشمن کو شکست دینے میں شریک ہوں۔ اس پر دشمن نے وہ جگہ خالی دیکھ کر اس راستہ سے دوبارہ حملہ کر دیا۔ اور اس طرح مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ ظاہر ہے کہ یہ شکست صرف اس لئے ہوئی۔ کہ ان سپاہیوں نے جنہیں مقررہ جگہ کو کسی حالت میں نہ چھوڑنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اپنے جذبات کی رَو میں بہ کر چھوڑ دیا۔ ۴۴

وہ ہمارے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ گالیاں سنو مگر جواب نہ دو۔ ماریں کھاؤ۔ مگر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم سے زیادہ صبر آزما نہیں۔ کہ اگر ہمیں ٹکڑے ٹکڑے بھی ہوتا دیکھو۔ اور پرندوں کو ہمیں نوچتا پاؤ تو بھی اپنی جگہ سے نہ ہلو۔ اس لئے آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے جذبات کو کامل طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احکام کے تابع کر دیں:

احراری غنڈے کے قاتلانہ حملہ کے خلاف اظہارِ غم و غصہ

نیشنل لیگ قادیان کا عظیم الشان جلسہ

ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند سے آزاد کمیشن مقرر کرنے کی استدعا

نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس ۹ر جولائی کو رات کے ساڑھے نو بجے مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں مقررین نے اس المناک حادثہ کے متعلق جماعت احمدیہ کے جذبات اور احساسات کی ترجمانی کی۔ جو احرار کی سازش سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک غنڈے احراری کے قاتلانہ حملہ کی وجہ سے جوش زن ہیں۔ اور جو ہر ایک احمدی کو بے تاب کئے ہوئے ہیں۔ یہ تقریریں مفصل طور پر دوسرے صفحات میں درج کی جا رہی ہیں۔ یہاں وہ تار درج کی جاتی ہے۔ جو ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے نیشنل لیگ نے اس جلسہ میں مرتب کی۔ اور جو یہ ہے۔

نیشنل لیگ قادیان یور ایکسی لنسی ۔ اس حملہ کی طرف توجہ دینے کی مؤدبانہ درخواست کرتی ہے۔ جو کہ ایک احراری نے جماعت احمدیہ کے مقدس بانی کے صاحبزادہ کپتان مرزا شریف احمد صاحب پر کیا۔ باوجودیکہ مجرم کی شناخت کر لی گئی ہے۔ اور کہ مجرم کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جائے وقوع سے اپنے آپ کو دور ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاہم اس کی گرفتاری تا حال عمل میں نہیں لائی گئی ہماری طرف سے بار بار احتجاج کرنے اور گورنمنٹ کے پاس وفود بھیجے جانے کے باوجود دو سال سے متواتر احمدیوں کے بزرگوں کو دشنام دہی اور لوگوں کو ان پر جھوٹے الزام لگانے ان پر حملہ آور ہونے اور ان کے قتل پر آمادہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ یہاں تک کہ اب بانیٔ سلسلہ علیہ السلام کے خاندان کے افراد پر جسمانی حملہ ہونے لگے۔ حکام نے اس شرارت کے انسداد کے متعلق کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی۔ جن افسران کی علانیہ بے جا طرفداری اس تمام فساد کی ذمہ دار ہے۔ ان کو نہ صرف یہاں سے ہٹایا ہی نہیں گیا۔ بلکہ بر خلاف اس کے ان کی تعریف کی گئی۔ اور ان کو تھپکی دی گئی:

اس قسم کے حالات لوگوں کے دلوں میں قانون کا احترام پیدا کرنے کے ہرگز ممد نہیں ہو سکتے۔ نیشنل لیگ یور ایکسی لنسی سے مؤدبانہ مستدعی ہے۔ کہ یور ایکسی لنسی قانون کی اس صریح بے حرمتی کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کرے۔ جو کہ پنجاب کے بعض حکام کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اور اگر ضرورت پڑی۔ تو لیگ اُن حکام کے نام بھی پیش کر سکتی ہے:

احمدیوں میں صد درجہ کا اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ اور سب یور ایکسی لنسی کی اس معاملہ میں بروقت مداخلت اور ملک معظم کی رعایا کی سب سے زیادہ وفادار جماعت کی شکایات کو دور کرنے کا انتظار کر رہے ہیں:

احراری غنڈے کے وحشیانہ حملہ کے خلاف اظہار غم و غصہ

نیشنل لیگ قادیان کا عظیم الشان جلسہ

احمدی اصحاب کی پُرجوش اور دردانگیز تقریریں

نیشنل لیگ قادیان کے ۹- جولائی کے غیر معمولی جلسہ میں جو تقریریں کی گئیں۔ ان کا ضروری خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کی تقریر

شیخ صاحب نے اس موقعہ پر اپنی لکھی ہوئی حسب ذیل تقریر پڑھی:-

حکومت برطانیہ کیلئے کلنک کا ٹیکہ

برادران کرام! کل یہاں جو واقعہ ہوا۔ وُہ آپ سب کو معلوم ہے۔ اور نہ صرف آپ کو عمر بھر یاد رہے گا۔ بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اسے کبھی فراموش نہیں کرسکیں گی۔ احمدیت کی تاریخ ابد الآباد تک اس واقعہ کو محفوظ رکھے گی۔ یہ کوئی ایسا زخم نہیں۔ جو مرور زمانہ سے اندمال پا سکے اور ایسا امر نہیں۔ جسے کوئی احمدی بھلا سکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند عالی تبار حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب پر ایک نہایت ذلیل اور کمینہ احراری غنڈہ قاتلانہ حملہ کرے۔ اور احمدیت کی تاریخ اسے فراموش کردے یہ کبھی ممکن نہیں۔

قبل اس کے کہ میں اس نہایت ہی المناک حادثہ کے متعلق جماعت کے تاثرات کا اظہار کروں۔ میں یہ کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ واقعہ حکومت برطانیہ کے ماتھے پر ہمیشہ کے لئے کلنک کا ٹیکہ بنا رہے گا۔ اور قیام امن کے متعلق اس کی ذمہ واریوں سے تغافل کا ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرتا رہے گا۔ تمام ذمہ وار حکام کو بروقت یہ اطلاع دیدی گئی تھی۔ کہ احراری اس قسم کی منصوبہ بازیاں کررہے ہیں لیکن افسوس کہ وہ اس کے انسداد کی طرف کوئی توجہ نہ کرسکی۔ بلکہ ہم یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ حکومت کے بعض افسروں کی احرار نوازی۔ ان کی جا و بیجا حمایت اور احمدیوں سے کھلم کھلا عداوت ہی اس واقعہ کے لئے کلی طور پر ذمہ وار ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادوں میں سے ایک پر جن کا دُنیوی وجاہت کے لحاظ سے بھی اس علاقہ میں کوئی ثانی نہیں ایک نہایت ہی ذلیل اور ادنےٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والا غنڈہ دن دہاڑے۔ اور بر سر بازار قاتلانہ حملہ کرنے کی جُرأت کر سکتا اگر حملہ آور کو اپنی پشت پر کسی زبردست طاقت کا یقین نہ ہوتا۔ تو یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ ایک بھیک مانگنے والا۔ جس کی اپنی اور اپنے آباء و اجداد کی زندگی کا واحد سہارا وُہ خیرات اور صدقات ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان اور دیگر معزز احمدی دیتے رہے۔ اور جو آج بھی اپنی بائش کے لئے اسی عالی خاندان کی فیاضی کا مرہون منت ہے۔ اس قدر بے باکی دکھا سکتا۔ تیمور جیسا عظیم الشان انسان جس نے معدودے چند افراد کے ساتھ تمام ہندوستان کو تہ و بالا کردیا تھا۔ اور جس کی اولاد و نسل آٹھ صدیوں تک اس وسیع ملک پر حکومت کرتی رہی ہے۔ اس کی نسل کے ایک شہزادے اور ایسے شہزادے پر جس کے اپنے ادنےٰ اشارہ پر آج بھی لاکھوں انسان سر کٹانے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی جانوں کے خوف سے بے نیاز ہو کر خون کی ندیاں بہا سکتے ہیں۔ بغیر کسی شبہ کے ایک مفلوک الحال شخص اس طرح دلیر ہو کر حملہ کرے۔ یہ ایک بالکل دُور از قیاس بات ہے۔

ایک ذمہ وار افسر کا افسوسناک رویہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ اس واقعہ کے بعد جب ہر احمدی درد کی تصویر بن رہا تھا۔ اور جب ہر احمدی مرد و زن اور بچے بوڑھے کے تن کا ذرہ ذرہ اپنے مقدس آقازادے پر نچھاور ہونے کو بے تاب تھا۔ ایک ذمہ وار افسر نے یہ تحریک کی۔ کہ ملزموں کی گرفتاری کی بجائے چند ایک احمدیوں پر کوئی الزام لگا کر انہیں گرفتار کرلیا جائے۔ کوئی شریفانہ طبیعت اور سلیم فطرت انسانیت کے اس درجہ تنزل اور تسفل پر ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور اسی وجہ سے ہم چاہتے ہیں۔ کہ خدا کرے۔ یہ بات غلط ہو۔ لیکن چونکہ گزشتہ واقعات اس کی تائید کرتے ہیں۔ اس لئے بادل ناخواستہ اس کی صحت پر یقین کرنا پڑتا ہے اور ہر احمدی کا مجروح۔ اور زخمی دل حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں مصر ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات کرائے۔ اور اگر یہ بات درست ثابت ہو۔ تو اس غدار افسر کو عبرتناک سزا دے۔

ایک اہم سوال

اس حملہ نے ہمارے سامنے یہ اہم سوال پیش کردیا ہے۔ کہ قادیان میں بھی احمدیوں کی جانیں۔ اور ان کے اموال و املاک محفوظ نہیں ہیں۔ وُہ حکومت جس کا فرض ہے کہ اپنی رعایا کے ہر فرد کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرے۔ وُہ ہمارے مرکز میں ہماری حفاظت سے غافل رہی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر اس طرح حملہ ہوسکتا ہے۔ تو باہر احمدی کس طرح اپنی حفاظت کے لئے حکومت پر اعتماد کرسکتے ہیں۔

پس آپ لوگوں کو اس امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ آپ اب اپنی جانوں کو کس طرح محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اول تو حملہ آور اور اس کے ساتھیوں میں سے اس وقت تک کوئی بھی گرفتار نہیں ہوا لیکن اگر اسے گرفتار کر بھی لیا جائے۔ تو کیا ہوگا۔ فرض کرو۔ اسے کوئی معمولی سزائے قید دے بھی دی جائے۔ تو کیا آپ مطمئن ہوسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ حملہ کوئی معمولی حملہ نہیں۔ یہ حملہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر نہیں۔ بلکہ دُنیا کے ہر احمدی کی جان پر ہے۔ ہر احمدی کے قلب پر ہے اور جب تک ان تمام خبیث ارواح کو گرفت نہ کی جائے۔ جو اس کے لئے حقیقی ذمہ وار ہیں۔ احمدی چین سے نہیں بیٹھ سکتے آپ لوگ جو اس وقت خانۂ خدا میں بیٹھے ہیں۔ یہ وعدہ کریں۔ کہ اس وقت تک دم نہیں لیں گے۔ اور اس وقت تک اپنی انتہائی جد و جہد کو جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ حکومت قادیان کو جو ہمارا مذہبی مرکز ہے اس فتنہ انگیز عنصر سے کلیتہً پاک نہ کردے جس نے یہاں آکر یہ نہایت ہی تشویش انگیز صورت حالات پیدا کردی ہے

احراریوں کی قادیان میں آنے کی غرض

دنیا جانتی ہے۔ کہ احراری فتنہ پردازوں کے یہاں آنے سے قبل کسی کو یہ جُرأت نہ تھی کہ ہمارے بزرگوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھ سکے

لیکن آج کھلم کھلا ہمارے معزز ترین اور مقدس ترین بزرگوں پر بازاروں اور گلیوں میں دن دھاڑے قاتلانہ حملے ہو رہے ہیں۔ اگر حکومت عقل و تدبر سے کام لے۔ تو اسے سوچنا چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کی یہاں آمد کا کیا مقصد ہے۔ جب یہ لوگ یہاں آئے۔ تو یہ خود بھی اور حکومت کے ذمہ وار افسر بھی ہمیں یہ بتاتے تھے۔ کہ ان کی آمد یہاں تبلیغ کی غرض سے ہے۔ لوگوں کو احمدیت سے بچانا ہے۔ لیکن واقعات نے اس حقیقت کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے کہ ان لوگوں کی آمد کی غرض سوائے اس کے کچھ نہ تھی۔ کہ یہاں فتنہ و فساد پیدا کیا جائے۔ اور ہمارے مرکز کی روایات کو تباہ کر دیا جائے۔ ان کے مدنظر یہ پروگرام ہے کہ جس طرح بھی ہو۔ قادیان کے گلی کوچوں میں خون خرابہ ہو۔ اور انہیں دنیا کو یہ کہنے کا موقعہ ملے۔ کہ احمدی ظالم قاتل اور خونی ہیں۔ چنانچہ مجلس احرار ہند کے صدر مولوی حبیب الرحمن جب ۲۳ر مارچ ۱۹۳۵ء کو یہاں آئے۔ تو انہوں نے سکھوں کے احاطہ میں ایک تقریر کی۔ یہ تقریر ثنائی برقی پریس امرتسر میں شائع ہو کر احراریوں کی طرف سے اسی زمانہ میں تقسیم کی گئی تھی۔ اور ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس تقریر میں انہوں نے کہا۔ "خدا کی قسم میں اس بات کا منتظر ہوں کہ قادیان کی گلیوں میں احرار کے رضاکاروں کے خون کی نہر بہتی دیکھوں۔ اور میں سمجھ لوں کہ آج میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اگر وہ ایک آدھ والنٹیر کو بھی قتل کر دیں۔ تو پھر انشاء اللہ قادیان میں ہماری حکومت ہوگی" اور احراری جو کچھ یہاں کر رہے ہیں۔ وہ صاف طور پر اس امر کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ یہاں فساد کرانا چاہتے ہیں۔ اور جو کچھ یہاں کیا جا رہا ہے اسی غرض سے کیا جا رہا ہے۔

احمدیوں کا بے نظیر صبر اور ضبط

چنانچہ کل جو کچھ کیا گیا۔ وہ انتہائی اشتعال انگیز تھی۔ اور انہیں یقین تھا۔ کہ اس کے بعد احمدی دیوانہ وار ان پر حملہ آور ہوں گے۔ لیکن احمدیوں نے جس بے نظیر صبر اور ضبط و تحمل کا نمونہ دکھایا ہے۔ وہ تاریخ دنیا میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ اس سے زیادہ اشتعال انگیز چیز کسی احمدی کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود احمدیوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ گو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی جان انہیں اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی جان سے کہیں زیادہ عزیز ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ انہیں ایک اور چیز عزیز ہے۔ اور وہ اسلام کی تعلیم کو دنیا میں قائم کرنا ہے ساتھ اپنے مقدس امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات و ہدایات کی تعمیل ہے۔ اور اپنے مذہبی مرکز کی روایات کا تحفظ ہے۔ آپ لوگوں نے حکومت اور احرار دونوں پر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ ان ناپاک لوگوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو پلید کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ احراری خواہ کتنا زور لگائیں۔ یہ کبھی ممکن نہیں۔ کہ ان کے ناپاک خون سے قادیان کی مقدس سرزمین کو ناپاک کیا جائے ہم ان لوگوں کو مارنا ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ جیسا کسی ناپاک کتے کو قتل کر دیا جائے۔ اگر ہم نے قتل و خونریزی ہی کرنی ہوتی۔ اگر ہم اس فعل کو جائز سمجھتے۔ تو بجائے ان کو مارنے کے ہم سب سے پہلے ان خبیث ارواح کا خاتمہ کرتے جو اس بدذاتی اور شیطنت کی بانی مبانی ہیں ہم ان لوگوں کو چن چن کر فنا کرتے۔ جو باہر بیٹھے ہوئے اس تمام فساد کی قیادت کر رہے ہیں۔ لیکن ہم اس چیز کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اپنے امام کی ناراضگی کا موجب سمجھتے ہیں۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جو ان کو ہمارے ہاتھوں سے بچائے ہوئے ہے۔ ورنہ ایسے لوگوں کو جہنم رسید کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے آگے بڑھتا

دنیادار لوگ اپنے والدین اور عزیز و اقارب کی معمولی توہین پر مشتعل ہو کر ایسی حرکات کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں انہیں قید و بند کے مصائب جھیلنے پڑتے ہیں۔ بلکہ تختہ دار پر لٹکنا پڑتا ہے۔ تو کیا کوئی سمجھ سکتا ہے۔ کہ مومن اس قدر بے غیرت ہو جائے۔ کہ اپنے مذہبی اور مقدس بزرگوں کی شان میں اس قدر بدزبانی سنتے ان پر قاتلانہ حملوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اور قید و بند سے ڈرتا رہے۔

احمدیوں اور احراریوں میں فرق

جو لوگ یہ افعال کرتے ہیں۔ وہ بھی ہم میں سے ہی ہیں۔ اور ہم بھی انہی میں سے نکل کر آئے ہیں۔ لیکن ان میں اور ہم میں ایک فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ کہ اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اور جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے ہماری روحانی راہنمائی کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس کی ہر ہدایت پر عمل پیرا ہوں گے۔ اور جب تک ہماری جان میں جان ہے ہم اس عہد کو نباہیں گے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق قانون کا احترام کریں گے۔ اور اپنے مقدس امام کے ارشادات کی تعمیل میں پُر امن رہینگے اور ہر قربانی کر کے اپنے مرکز کی روایات کو برقرار رکھیں گے۔ لیکن ان لوگوں کے مدنظر قتل و خونریزی اور فتنہ و فساد ہے۔

حکومت سن لے

لیکن حکومت کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر اس نے اس واقعہ کو صرف اسی قدر اہمیت دی۔ کہ ایک ذلیل اور بازاری لونڈے کو معمولی سزا دے کر چھوڑ دیا۔ تو یہ اس کی خوفناک سیاسی غلطی ہوگی اور اس کے نتیجہ میں احرار کو جو جرأت ہوگی۔ اس سے نہ صرف قادیان بلکہ تمام ہندوستان کا امن و امان برباد ہو جائیگا اور اس کے لئے یقیناً ایسی مشکلات پیدا ہوں گی۔ کہ وہ اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہوگی۔

احرار کی قادیان میں رہائش کی غرض اور حکومت

کچھ عرصہ سے مسلسل و متواتر احرار کی طرف سے قادیان میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ ان کی یہاں آمد اور رہائش کی غرض کو پوری طرح بے نقاب کر رہا ہے۔ اور ان کی تبلیغ کی حقیقت کو پوری طرح ظاہر کر رہا ہے۔ ان کے یہاں آنے کے بعد ہمارے امام اور پیشوا پر قاتلانہ حملہ کرنے کے لئے باہر سے لوگ آئے۔ اور عدالت میں ان پر یہ الزام ثابت ہوا۔ ہماری جائیدادوں پر زبردستی قبضے کئے گئے۔ ہماری دیواریں گرا دی گئیں۔ اور اب نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ ہماری محبوب ترین ہستیوں پر دن دہاڑے قاتلانہ حملے ہو رہے ہیں۔

کیا اب بھی اس تبلیغ کی جو احرار یہاں کرنے کے لئے آئے۔ یا لائے گئے تھے حقیقت ظاہر نہیں ہوئی۔ کیا حکومت دنیا کو اس قدر بے وقوف سمجھ رہی ہے۔ کہ ان صریح واقعات کے بعد بھی وہ اسے اس فریب میں مبتلا کر سکے گی۔ کہ احراریوں کو یہاں تبلیغ کے لئے رہنے کی اجازت دی گئی ہے۔ کیا یہ کوئی پوشیدہ بات ہے۔ کہ ایک بدطینت اور پلید فطرت ملا رات کے وقت ایک جلسہ میں ہمارے خلاف لوگوں کو سخت اشتعال دلاتا ہے۔ اور صبح حضرت صاحبزادہ صاحب پر حملہ ہو جاتا ہے کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ باہر سے جو فتنہ پرداز یہاں آئے ہوئے ہیں۔ وہ اسی تبلیغ کے لئے آئے ہیں۔ اور کیا اب بھی ان کے ناپاک وجود سے قادیان کو پاک کرنے کی ضرورت حکومت نہیں سمجھتی۔ اور ایسے افسروں کے متعلق کسی کارروائی کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔ جو ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ اور انہیں شہ دے کر شریف احمدیوں سے الجھنے کے لئے اکساتے ہیں۔

ہر احمدی کا عہد

یہ ہمارے جائز مطالبات ہیں۔ جو ہم نے پُرامن طریق پر نہایت ہی اشتعال انگیز حالات میں پرامن طریق پر حکومت کے گوش گزار کر دیئے ہیں۔

اب ہم دیکھیں گے۔ کہ حکومت ان پر کوئی توجہ کرتی ہے۔ یا نہیں! اور اے میرے بھائیو تم سب اس خدا کے گھر میں بیٹھ کر عہد کرو۔ کہ اگر حکومت نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور ہمارے لئے حالات کو بدستور مخدوش رہنے دیا۔ تو تم آئین کے اندر رہتے ہوئے اور قانون کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے ہر ایک قربانی اپنے مطالبات پورے کرانے کے لئے کرو گے اور اس راہ میں کسی تکلیف اور کسی مصیبت سے نہیں گھبراؤ گے۔

(تمام حاضرین نے یہ عہد کیا)

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی تقریر

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کے بعد دوسری تقریر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی نے کی۔ جو نہایت ہی رقت انگیز تھی۔ انہوں نے فرمایا:۔

المناک حادثہ کی اہمیت

برادران! کل جو المناک حادثہ وقوع پذیر ہوا ہے۔ اور جس کے متعلق شاکر صاحب نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے۔ ماحول کے لحاظ سے یا ان مخفی منصوبوں کے اعتبار سے جو کہ احرار دیر سے یہاں کر رہے ہیں۔ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان تمام واقعات میں سے جو ایک مدت سے یہاں ہو رہے ہیں۔ کل کا واقعہ اپنی نوعیت میں تمام سے بڑھ گیا ہے۔ اگر گورنمنٹ چاہتی اور اس کا منشا ہوتا۔ تو اس واقعہ کا عشر عشیر بھی وقوع پذیر نہ ہو سکتا۔ قادیان میں متعین شدہ پولیس کی اس معاملے میں خاموشی ایک نہایت مجرمانہ خاموشی ہے۔ اور اس حادثہ کی تمام تر ذمہ داری پولیس کے اس انچارج آفیسر پر ہے۔ جس نے اپنی فرض شناسی کو بالکل محسوس نہیں کیا۔ اور خصوصاً اس وقت جبکہ ایسے واقعات کے امکانات کی پہلے سے اطلاع دی جا چکی تھی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی ذات والاصفات کسی تعارف یا بیان کی محتاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی پیشگوئیاں آپ کی ذات سے وابستہ ہیں۔ اور ایسی ہیں۔ جو آپ کے ذریعہ پوری ہونگی۔ ایسی معزز و مقتدر اور محبوب ترین ہستی پر حملہ کرنے یا کرائے جانے کو کوئی احمدی ایک سیکنڈ کے لئے بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں

ظالموں سے خدا بدلہ لے گا

اگر آج ہمارے ہاتھ ہمارے پیارے امام نے نہ روکے ہوتے۔ اگر آج ہماری زبانیں بند نہ کر دیگئی ہوتیں۔ تو یہاں کی کیفیت کچھ اور ہی ہوتی۔ مگر چونکہ ہم نے اپنے پیارے امام و مطاع کے حکم کی کامل فرمانبرداری اپنے لئے فرض قرار دی ہوئی ہے۔ اس لئے ہمیں یقین کامل ہے۔ کہ قادر مطلق خدا ان مظلوم کا ظالموں سے خود بدلہ لے گا۔

ہم بے غیرت نہیں

نادان لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم بے غیرت ہیں۔ کیونکہ ہم نے کامل خاموشی اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ جس شخص کی عزت اور ناموس کی حفاظت کے لئے ہر احمدی اپنی۔ اپنے والدین اپنی بیوی بچوں کی جانیں قربان کر دینے کو ہر وقت تیار ہے۔ اس پر حملہ کیا گیا۔ مگر احمدی کچھ نہ کر سکے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ ہماری گذشتہ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ہم بے غیرت نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ ہم جذبات کو قابو میں رکھتے ہیں ہم دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ اگر ڈرتے ہیں۔ تو صرف خدا تعالیٰ سے۔ البتہ ہم قانون کے پابند ہیں۔ اور یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ قانونی پابندی اور احترام آئین کے لحاظ سے جماعت احمدیہ دنیا کی ہر جماعت سے سبقت لے گئی ہے۔ ہماری غیرت ملی بھی کسی سے کم نہیں ہم نے کابل کی سرزمین میں جن جذبات کا مظاہرہ کیا۔ جو اب بھی ہم میں موجود ہیں۔ وہ اس بات کا زندہ ثبوت ہیں۔ کہ ہم احمدیت کے لئے سب کچھ قربان کر سکتے ہیں۔

مسٹر کھوسلہ دیکھتے

میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کل مسٹر کھوسلہ یہاں ہوتے۔ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے۔ کہ جماعت احمدیہ امن پسند اور پابند قانون جماعت ہے یا ظالم اور قانون شکن۔ اگر وہ اس حادثہ کو دیکھکر کسی زبان سے ہماری مظلومیت کا اقرار نہ کرتے۔ تو ان کا دل ضرور اس بات کا اقرار کرتا۔ کل میں نے دیکھا۔ کہ اس واقعہ کے بعد لوگوں میں بے حد اضطراب تھا۔ وہ بیتاب ہو کر چلا رہے تھے۔ لیکن صرف ایک بات تھی۔ جو ان کے لئے زنجیر پا ہو رہی تھی اور وہ اپنے پیارے آقا کا حکم تھا۔ اور ذمہ وار کارکنوں کی پر امن رہنے کی تلقین تھی۔

حکومت کو ہم بتاتے ہیں

اگر ایک طرف ہمارے جذبات کو دباتے کے لئے ہمارے آقا اور ہمارے پیارے امام ہیں تو دوسری طرف ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم حکومت کو بتا دیں۔ کہ ہمارے دلوں کو چھلنی کیا گیا ہے۔ ہمارے قلوب کو پاش پاش کیا گیا ہے۔ وہ معزز اور محترم ہستیاں جن کے پسینے کی جگہ ہم اپنا خون پیش کرنا فلاح دارین اور سعادت کونین سمجھتے ہیں۔ ان کی جان پر حملہ کیا گیا ہے۔ یہ وہ مقدس وجود ہیں۔ جن کی تقدیس و تحمید کے متعلق ہمارے اعتقاد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے گارنٹی دی ہے۔ پس ان کی عزت پر حملہ کرنا۔ ان کے پاک جسموں پر حملہ کرنا ہم ایک لحظہ کیلئے بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

انتہائی اشتعال انگیزی

آج یہ حملہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر نہیں۔ بلکہ تمام جماعت پر کیا گیا ہے۔ جن لوگوں پر ہماری جانیں فدا ہیں۔ ان پر دست درازی احرار کی اشتعال انگیزیوں میں سے انتہائی اشتعال انگیزی ہے۔ ہم قانون سے ڈرتے نہیں۔ ہاں ہم قانون کا احترام کرتے ہیں۔ اور قانون کا احترام اور چیز ہے۔ اور اس سے ڈرنا اور چیز۔ اللہ تعالیٰ کے دوست دنیاوی قانونوں سے ڈرا نہیں کرتے۔ مگر ہم صبر۔ ضبط۔ تحمل بردباری اس لئے کرتے ہیں۔ کہ ہمارا امام کہتا ہے۔ کہ گالیاں کھاؤ۔ مگر زبان تک نہ ہلاؤ۔ ماریں کھاؤ اور ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ ورنہ خدا کی قسم ہم میں سے ایک ایک خالد بن ولید کی طرح ہے ہر قربانی پیش کرنے کیلئے تیار ہے ہم میں سے ہر ایک شخص غازی ہے۔ مگر کیا کریں۔ ہمارے امام نے ہمیں خود حفاظتی کے حق سے محروم کر رکھا ہے۔ ہمارا دنیا میں کوئی سہارا نہیں۔ کوئی حامی نہیں۔ آج ہم حضرت امام حسینؓ کی طرح سرزمین کربلا میں پڑے ہیں۔

ہم ہر رنج میں اور ہر غم میں خدا تعالیٰ کو ہی پکارتے ہیں۔ ہم گورنمنٹ کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتے۔ یہ اظہار ہم صرف اتمام حجت کی غرض سے کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی تقریر

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کے بعد الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی

حادثہ کا اثر دماغ پر

برادران! جو کچھ آج مجھے آپ سے کہنا تھا وہ ہمارے نوجوان دوستوں نے اپنے اور آپ سب کے دلوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے آپ کے سامنے رکھدیا ہے۔ میں ان لوگوں میں سے ایک ہوں۔ جنکی طبیعت قدرتاً بہت نرم واقع ہوئی ہے۔ مجھے میرے دوست بزدل بھی کہتے ہیں۔ اور میرے متعلق یہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ کہ میں کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا۔ جس میں کسی پر مجبوراً سختی کرنی پڑے۔ اور یہ صحیح ہے۔ مگر میں کل سے اپنے دل کی یہ کیفیت دیکھتا ہوں۔ کہ اگر آج وہ زمانہ ہوتا۔ جبکہ یہ حکم ہوتا تھا۔ کہ کل تمہیں جہاد کے لئے نکلنا ہے۔ تو میں ایک منٹ کی دیر کئے بغیر تیار ہو جاتا۔ آج میرے دماغ کی کل اسی طرح ہل چکی ہے جیسی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ہلی تھی۔ اور میں خیال کرتا تھا۔ کہ حضرت قادیان جا کر ۳ دن کے بعد زندہ ہو جائینگے۔

قادیان کی بستی بسانیوالے

یہ قادیان جس کے اندر آج اس قدر پولیس ہے جس کا ایک ریلوے سٹیشن ہے۔ ایک پوسٹ آفس ہے یہ قادیان جس کی گلیوں میں بازاروں میں بجلی کے پول لگے ہوئے ہیں اس میں آج ہمیں گندے بندوں کا لیاں لوائی جا رہی ہیں۔ یہاں باہر سے لوگوں کو فتنہ و فساد کی غرض سے بھیجا گیا ہے۔ پالا گیا ہے مگر اب تک۔ ان کی شر انگیزی اور دشنام طرازی اور حملوں کا کوئی انسداد نہیں کیا گیا۔ یہ قادیان ایک غیر معروف ناقابل ذکر بستی تھی۔ مگر موجودہ قادیان احمدیہ قادیان ہے۔ اور جس معزز اور پاک خاندان پر یہاں کے غنڈے حملے کرتے ہیں۔ ان کی جوتیوں کے طفیل یہ بستی بسی تھی۔ یہاں کے لوگوں کی یہ کیفیت تھی کہ ایک دھوبی نے مجھے کہا۔ کہ کپڑے دھوتے دھوتے پیٹھ سوج جاتی تھی۔ تب چھ پیسے ملتے تھے۔ اب یہ لوگ فارغ البال ہو رہے ہیں۔ اور اس ہاتھ کو کاٹنے لگے ہیں جس نے انکو بھوک کے وقت کھلایا!

ہمارے قلوب پر ٹھیس

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کل جو حملہ ہوا۔ وہ ہمارے قلوب کو ایسی کاری ٹھیس لگانے والا ہے۔ جسے زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس ضمن میں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ابھی بچے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ تھے۔ گورداسپور میں ایک مقدمہ دائر تھا۔ اور آپ وہاں تشریف رکھتے تھے۔

قادیان سے خبر گئی۔ کہ برف کی چھوٹی مشین پھٹ جانے کی وجہ سے صاحبزادہ شریف احمد صاحب کے چوٹ لگی ہے۔ یہ خبر سنتے ہی خدا کا برگزیدہ مسیح بے قرار ہو گیا۔ اور فرمایا ابھی قادیان چلو۔ چنانچہ حضور روانہ ہو گئے۔ بہت سے لوگ ساتھ تھے۔ جن میں سے ایک میں بھی تھا۔ آج اگر آپ زندہ ہوتے تو اس حادثہ سے جس میں آپ کے لخت جگر پر مضبوط لاٹھی سے قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اور شدید ضربات لگائی گئیں جسقدر قلق پہنچتا۔ اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

سب کچھ احراری کرا رہے ہیں

میں نے کل ہی ایک غیر احمدی کو یہ پکارتے سنا کہ ہائے یہ سب کچھ ملا عنایت اللہ کرا رہا ہے۔ آج اس حادثہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ آسمان خدا معلوم کس طریق سے اپنی کناریں کھینچ کر حملے کرے گا۔ مگر مجھے یہ عرض کرنا ہے۔ کہ یہ انتہائی دکھ دینے والی حرکت ان لوگوں کی موجودگی میں کی گئی ہے۔ جن کو یہاں پر امن قائم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں۔ جن کو انگریزوں سے بہت نسبت ہے۔ ان میں بہت سے شریف لوگ ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے ہمیشہ جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے سر تھیوڈور ماریسن نے جو علی گڑھ مسلم کالج کے پرنسپل تھے۔ انگلستان میں کانفرنس مذاہب کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کے لیکچر کے وقت صدارت کرتے ہوئے کہا تھا۔ I am fortunate enough to see a pacifist movement in Islam. یعنی میری خوش قسمتی ہے۔ کہ میں نے اسلام میں ایک پرامن تحریک کے قیام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

یہ سب کچھ کرایا جا رہا ہے

مگر پنجاب۔ ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کی بدقسمتی کہ قادیان کو بدامنی کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔ ایسے ذلیل۔ کمینے فتنہ دلوں کو کبھی جرأت نہ ہو سکتی تھی کہ یہاں پر علی الاعلان گالیاں دیں۔ ہم پر حملہ کریں۔ ہماری دیواریں گرا دیں۔ ہمارے آتے جاتے لوگوں پر پھبتیاں اڑائیں۔ اس تمام شرارت کا باعث ایک بھاری سازش ہے۔ جس کی بنا پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرے دل کے اندر ایک دکھ ہے درد ہے۔ ہم پر انتہائی ظلم کیا گیا ہے۔ اور کرایا گیا ہے۔ مگر اس کا کوئی انسداد نہیں ہوا۔ آج ہم اپنے غم و غصہ کا اظہار کرنے کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ غضب ہے کہ کھلے میدانوں میں ہمارے امام کا نام لے کر یہاں قادیان کے رئیس کا نام لے کر ہتک کی جاتی ہے۔ شاہراہ عام میں پولیس کھڑی ہوتی اور احمدیوں کی خاص گذرگاہ۔ مسجد خوجیاں کی عمارت میں سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کو غلیظ گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور اس کے بعد صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ ہوتا ہے کیا یہ اس کا ثبوت نہیں کہ یہ سب کچھ کرایا جا رہا ہے۔

ظلم کا نتیجہ ضرور نکلے گا

میں ضبط کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ ہم اس خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ جو ظالموں سے پورا پورا بدلہ لینے والا ہے۔ کیا ابولہب نے جب ایک مسلمان کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔ اسے یہ علم تھا۔ کہ وہ طاعون کے پھوڑے سے ہلاک ہوگا۔ کیا اس کی بیوی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستوں میں کانٹے بچھایا کرتی تھی۔ جانتی تھی کہ ایک رسی اسی کے گلے میں پڑ کر اس کی ہلاکت کا موجب ہوگی۔ کیا ان کا بیٹا یہ گمان کر سکتا تھا کہ اس کی شرارتوں کی سزا جنگل کے ایک درندے کے ذریعہ اس کی ہلاکت کے طور پر عمل میں آئے گی۔ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ ظلم کا نتیجہ نہ اچھا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

صبر کرو

ایک بڑی چیز جو آپ کے لئے بڑی خوشی کا باعث ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ نے طاقت رکھتے ہوئے اور انتہائی اشتعال انگیزی کے وقت صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ہم پر گورنمنٹ کیا دفعہ لگا سکتی ہے۔ ہم پر دفعہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے لگی ہوئی ہے۔ جس کے ہم پابند ہیں وہ دفعہ یہ ہے کہ گالیاں سنو۔ ماریں کھاؤ۔ مگر زبان تک نہ ہلاؤ۔ یہ دفعہ ۳۰ قرآن پاک کے تیس پاروں کی تعلیم ہے جس کا درس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا۔ جس پر عمل موجودہ امام کرا رہے ہیں ہماری تعداد یہاں زیادہ ہے ہماری حیثیت مالکیت وجاہت سب کچھ ہے مگر ہمارے صبر کی آزمائش بھی بڑھ کر ہے صبر کرو۔ ضبط کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

آسمانی فیصلہ کا انتظار کرو

دیکھو! اخباروں میں حال میں شائع ہوا ہے۔ کہ ایک بی بی کو بیل گاڑی میں اس کے میکے والوں نے سسرال بھیج دیا گاڑی بان کا دل راستہ میں بے ایمان ہو گیا۔ بی بی کا زیور چھین لیا اور گرفت کے خطرہ سے پتھر اٹھا کر اس بے گناہ مظلوم کا خاتمہ کرنے لگا۔ کہ غضب الٰہی کے سانپ نے جو پتھر کے نیچے بیٹھا تھا۔ اسے ڈس لیا اور وہ واصل جہنم ہو گیا۔ پس ضبط کرو۔ اور آسمان کے فیصلہ کے منتظر رہو۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی تقریر

مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

منظم سازش

اگرچہ بہت سی ضروری باتیں بیان کی جا چکی ہیں۔ مگر میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ کچھ عرض کروں۔ جو واقعہ کل رونما ہوا ہے اس کے متعلق اہم بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی عزت اور تکریم وجاہت اور مرتبہ جو ہمارے دل میں ہے۔ اسے صرف ہم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ایسی مقدس اور پاکیزہ ہستی پر ایک کمینے لونڈے کا حملہ آور ہونا اس کا اپنا کام نہیں۔ بلکہ ایک منظم سازش کا نتیجہ ہے جو ایک عرصہ سے کی جا رہی تھی۔ اور جسے اب عمل میں لایا گیا ہے۔

واقعات کی لڑی

حکومت کے رپورٹر یہاں موجود ہونگے وہ میرے الفاظ لکھ لیں تاکہ حکومت کو معلوم ہو جائے۔ کہ واقعات ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں ۷ تاریخ کو احرار نے قادیان میں شارع عام کے ایک حصے پر قبضہ جمایا۔ اور دیوار کھڑی کر لی۔ سمال ٹاؤن کمیٹی نے جو راستوں اور پبلک گزرگاہوں کے انتظام کی ذمہ وار ہے افسران بالا سے مشورہ کر کے اس دیوار کو جس سے کہ احراریوں نے راستہ کو روک دیا تھا۔ گرا دیا۔ راستوں کو روکنے والے یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اخباروں میں یہ چرچا کرتے پھرتے ہیں۔ کہ قادیان میں ان کے لئے راستے بند کر دیئے جاتے ہیں دیوار کے انہدام کے سلسلہ میں رات کو احراریوں کا جلسہ ہوا جس میں ملا عنایت اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات پر ایسے ایسے ناپاک حملے کئے جنکو غیرت انسانی ایک لمحہ کیلئے بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ اگر ہمارے آدمی وہاں سے چلے نہ آتے۔ تو لازم تھا۔ کہ نہایت خطرناک نتائج رونما ہوتے۔ دوسرے دن ایک اور واقعہ رونما ہوا۔ تین بجے کے قریب ایک غریب احمدی دکاندار خوشی محمد نامی کو پکڑ کر گھسیٹا گیا۔ اور سر بازار مارا گیا۔ پھر دو تین گھنٹوں کے بعد وہ حادثہ پیش آیا۔ جو نہایت ہی المناک ہے۔ یہی لونڈا جس نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا۔ ایک گداگر کا بیٹا ہے۔ اس کی ساری زندگی آجتک احمدیوں کے ٹکڑوں پر بسر ہوئی۔ وہ عبد اللہ احراری کی دکان پر آتا ہے۔ اور وہاں انتظار کرتا ہے۔ جب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سائیکل پر وہاں سے گذرتے ہیں۔ تو ان پر لاٹھی سے حملہ کرتا ہے۔ پھر بھاگ کر ماسٹر تاج دین لدھانوی کے گھر چلا جاتا ہے۔ جہاں اسے چھپا رکھا جاتا ہے بعد میں اسے باہر بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ احرار کی منظم سازش کے ماتحت ہوا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ان تمام احراریوں کو سزا دیجائے۔ جو اس منظم سازش کی پشت میں کام کر رہے ہیں۔ ورنہ اس کمینے اور رذیل کی کیا جرأت تھی۔ کہ وہ ایسی وحشیانہ حرکت کا مرتکب ہوتا۔ ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ملا عنایت اللہ۔ ملا عبد اللہ۔ مظہر علی۔ حبیب الرحمٰن وغیرہ تمام احراری لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائے۔ کیونکہ اصل مجرم وہی ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ آنکھیں کھولے۔ کہ وہ

خداتعالیٰ کے قہری نشانات کا مسلسل نزول

واقعات کے رو سے ثابت ہو رہا ہے۔ کہ ہندوستان بس خدا تعالےٰ نے کے قہری نشانات کے ظہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر جو خبریں دی تھیں۔ ان کا پورا ہونا اس وقت مقدر تھا۔ جب جماعت احمدیہ کو ہر جگہ مظالم اور شدائد کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ اس کے خلاف شرارت اور فتنہ وفساد کی آگ بھڑکائی جاتی تھی۔ اور خدا کے بیکس بندوں کی دل آزاری اور ایذا رسانی کو انتہا تک پہنچا دیا جاتا تھا۔ چنانچہ اب دیکھ لو۔ ایک طرف تو ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک احمدیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ گرائے جا رہے ہے۔ اور انہیں دکھ اور تکلیف پہنچانے میں پورا زور لگایا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی قہری تجلیات کا نہایت غیر معمولی رنگ میں ظہور ہو رہا ہے۔ ایسے غیر معمولی رنگ میں کہ دشمنان احمدیت اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اور تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان میں ایسی حالت اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ دراصل یہ نتیجہ ہے ان بداعمالیوں اور بدکرداریوں کا جن میں اہل ہند حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور ان کا پیمانہ خدا کے بے گناہ بندوں اس کی مخلوق کے مخلص خادموں اور اس کے مامور کی آواز پر لبیک کہنے والوں پر انتہائی ظلم وستم کرنے یا اس صریح جور وجبر کو دیکھتے ہوئے اس کے خلاف آواز نہ اٹھانے سے بھر گیا ہے۔ معاندین احمدیت کا دعویٰ ہے۔ کہ اس وقت انہوں نے جماعت احمدیہ کو جس قدر تنگ کر رکھا اور جس قدر مصائب اور مشکلات میں ڈال رکھا ہے۔ اس قدر پہلے کبھی نہ ڈالا تھا اور وہ یہ بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ آج کل ہندوستان حیرت انگیز طور پر مصائب ونوائب کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اس کی وجہ بالکل صاف ہے۔ اور وہ یہ کہ آج تختہ عالم پر صرف ہندوستان ہی وہ ملک ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے بندوں کو محض اس لئے ظلم وستم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ کہ انہوں نے کیوں وہ راہ اختیار کی۔ جسے انہوں نے اپنے خالق اور مالک تک پہنچنے کا سیدھا رستہ پایا۔ اور کیوں وہ دنیا کو اسی راہ پر چلنے کی دعوت دیتے ہیں۔ خوب اچھی طرح غور کر کے دیکھ لو۔ اس وجہ سے تمام دنیا میں سوائے جماعت احمدیہ کے اور کسی پر قطعاً کسی قسم کا جور وستم نہیں کیا جا رہا۔ اور اس وقت اس کا ارتکاب ہندوستان کی سرزمین میں اور خاص کر پنجاب اور صوبہ سرحد میں کیا جا رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے قہری نشانات بھی اسی سرزمین میں دکھائے جا رہے ہیں۔ کس رنگ میں دکھائے جا رہے ہیں۔ اس کے لئے ذیل کے اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ جو ان اخبارات کے ہیں جنہیں ہندوستان کے کروڑوں انسانوں کی آواز ہونے کا دعویٰ ہے۔

ہندوستان کے علماء کا اخبار "الجمعیتہ" (۹ جولائی) لکھتا ہے۔

"پشاور کی آتش زدگی کے بعد اب ایبٹ آباد کی آتش زدگی کے متعلق نہایت پریشان کن اور متوحش خبریں موصول ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ تین چوتھائی شہر جس میں ہندوستانیوں کی آبادی تھی جل کر خاک سیاہ ہوگیا۔ جس کے باعث تقریباً پچاس لاکھ روپیہ کی مالیت کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اگرچہ مرنے والوں کی تعداد کے متعلق کوئی ایسی اطلاع نہیں آئی۔ جس سے یہ کہا جا سکے کہ جانی نقصان بہت زائد ہوا ہے مگر ہزاروں باشندوں کا بے خانماں ہو جانا اور آن کی آن میں اپنی جائدادوں کو تباہ ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا حقیقت میں ان کی زندگیوں کو موت سے بدتر بنا دینے والا حادثہ ہے۔ زلزلہ کوئٹہ کے بعد سے مسلسل ایسے حوادث درپیش آ رہے ہیں کہ انہیں آثار قیامت کہا جائے۔ تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ جو تباہی آتی ہے وہ حد درجہ اضطراب انگیز اور ہوشربا ثابت ہوتی ہے۔ صوبہ بلوچستان کے مصیبت زدگان کی امداد کا مسئلہ ابھی حل نہ ہوا تھا۔ کہ صوبہ سرحد پر زبردست مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے پہلے پشاور کی آبادی کا ایک حصہ زمین کی برابر ہوگیا۔ اور اس کے بعد ہی ایبٹ آباد کے شہر میں یہ قیامت صغریٰ آئی۔ یہ مسلسل وپیہم مصائب تمام ملک کے لئے جس قدر بھی تشویشناک ہوں کم ہے۔۔۔ یہ بلائیں جو متواتر نازل ہو رہی ہیں۔ یقیناً ہمارے لئے تنبیہات ہیں"

اخبار "انقلاب" (۹ جولائی) لکھتا ہے

خدا جانے آج کل ساری دنیا پر زلزلوں آتش زدگیوں اور سیلابوں کی آفات کیوں نازل ہو رہی ہیں۔ اور علی الخصوص ہندوستان ہی کی شامت کیوں آ رہی ہے۔ آئے دن خبریں موصول ہوتی ہیں۔ کہ فلاں علاقہ سیلاب سے تباہ ہوگیا۔ فلاں جگہ زلزلہ آیا۔ اور ہزاروں انسان موت کے گھاٹ اتر گئے۔ پشاور میں آگ لگ گئی۔ ایک کروڑ روپے کی مالیت کا نقصان ہوا۔ کئی محلے جل کر خاکستر ہوگئے اور ابھی پشاور کی آگ کا چرچا تازہ ہی تھا۔ کہ ایبٹ آباد میں آگ لگ گئی۔ غضب خدا کا صبح پانچ بجے سے آگ لگی۔ اور تیسرے پہر تک بجھائی نہ جا سکی بڑا بازار جو کاروبار تجارت کا مرکز تھا۔ بالکل تباہ ہوگیا۔ صدہا مکانات برباد ہوگئے۔ ہزارہا انسان بے خانماں پھر رہے ہیں۔ صوبہ سرحد کے حکام فی الفور جمع ہوگئے۔ فوج اور پولیس دونوں نے آگ بجھانے میں کمالی کر دکھایا۔

اللہ تعالےٰ کے اسرار کو کون جان سکتا ہے۔ منجم کہتا ہے۔ کہ یہ ستاروں کے کھیل ہیں۔ جب ستارے آسمان پر ایک خاص ترتیب اختیار کرتے ہیں۔ تو سطح ارضی اس ترتیب سے یوں متاثر ہوتی ہے کہ اس پر زلزلے آتے ہیں۔ سیلاب آتے ہیں۔ بیماریاں پڑتی ہیں آگ لگ جاتی ہے پھر جب ستارے اپنی گردش کے دوران میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ تو آفات کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایسے واقعات انسانی بداعمالی کی سزا ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وہ کون سی بداعمالیاں تھیں۔ جن کے لئے اس قدر سخت سزا تجویز کی گئی۔

اخبار "احسان" (۹ جولائی) لکھتا ہے

گزشتہ ایک مہینے سے ہندوستان مصائب ونوائب کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اس عرصہ میں روح فرسا حادثات اور الم انگیز واقعات کچھ اس تسلسل اور تواتر کے ساتھ رونما ہوتے رہے ہیں کہ ہمیں ان کے اسباب وعلل پر غور کرنے کی مہلت تک نہیں ملی۔ ابھی کوئٹہ کے واقعہ ہائلہ کے روح کش اثرات طبائع سے دور نہیں ہوئے تھے۔ کہ پشاور کی آتشزدگی نے قلب وروح کی جراحت کا سامان پیدا کر دیا۔ ہنوز اس زخم کے اندمال کی تلاش تھی۔ کہ کل ایبٹ آباد سے ایک ہولناک آتش زدگی کی خبر آئی۔ اور اطلاع ملی۔ کہ شہر کا چوتھائی حصہ جل کر خاکستر ہوگیا ہے۔ اور ہزاروں بندگان خدا ایسے بے خانماں ہوگئے ہیں کہ نقصان کا اندازہ دس لاکھ روپے کیا جاتا ہے لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ ایک آدمی کی ہلاکت کے سوا اتلاف جان کی اور کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس قسم کے درد انگیز حادثات جہاں زندگی کی تلخیوں میں اضافہ کر دیتے ہیں وہاں اقتصادی اعتبار سے بھی ان کی نوعیت کچھ کم افسوسناک نہیں۔ کیونکہ اقتصادی مشکلات کے اس زمانے میں ہزاروں آدمیوں کا بے سروسامان ہو جانا۔ اور ان کی املاک کا تباہ ہو جانا ہندوستان کے اقتصادی توازن کے لئے سخت خطرناک ہے۔

تلونڈی عنایت خاں میں تبلیغ

سیالکوٹ ۷ جولائی۔ کل مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ تلونڈی عنایت خاں گئے۔ یہاں رات کو دس سے لے کر ساڑھے بارہ بجے تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر نہایت موثر تقریر کی۔ حاضرین نے تقریر کو نہایت اچھی طرح سنا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین ثمرات پیدا کرے۔ (نامہ نگار)

جلسہ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم جماعت احمدیہ سکندر آباد

بتاریخ ۳۰ر جون ۱۹۳۵ء بوقت ۵ بجے شام جماعت احمدیہ سکندر آباد نے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا۔ جس کے صدر مولوی سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ وامیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن تھے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے وحدت اسلام کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تک زبردست تقریر فرمائی۔ جس میں ادیان عالم کی استعداد پر تبصرہ کیا۔ اور آخر میں ثابت کیا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سارے انبیاء کے مظہر اتم ہیں اگر گذشتہ انبیاء مثل ایک چراغ کے اپنے اپنے زمانہ اور اپنی اپنی قوم کے لئے تھے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مثل سورج کے ہیں۔ وہ اگر ایک پھول کی طرح تھے۔ تو آپ ایک گلدستہ کی طرح ہیں۔ آج دُنیا میں جتنی اقوام ہیں۔ وہ اپنے انبیاء اور پیشواؤں کے متعلق ایسے عقائد رکھتی ہیں۔ جو معیوب ہیں۔ عیسائی حضرت مسیحؑ کو مصلوب کہتے ہیں۔ اور انجیل میں مصلوب کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔ یہودی اپنے انبیاء کے متعلق خطرناک الزامات (مثلاً زنا وغیرہ کے) لگاتے ہیں۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ حضرت داؤد اپنے سپہ سالار کی بیوی پر عاشق ہو گئے تھے۔ ہندو سری کرشن جی کی طرف معیوب باتیں منسوب کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ایک تصویر میں تالاب کے کنارے ایک درخت پر برہنہ عورتوں کی ساڑھیاں لئے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ لیکن ہمارے نبی پاک محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کو منسوبہ الزامات سے بری ٹھہراتے ہیں۔ اور اپنی نبوت کے ساتھ دیگر انبیاء کی نبوت بھی پاکیزہ رنگ میں منواتے ہیں۔

دیگر مذاہب کا تو یہ حال ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ اپنے سوا سارے جھوٹے ہیں۔ مگر اسلام اور نبیٔ اسلام کا یہ ارشاد ہے۔ کہ سارے مصلحین خدا کی طرف سے ہیں۔ لکل قوم ھاد۔ اور ان کا احترام ہر مسلمان کے لئے فرض ہے۔ اس تقریر کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ سکندر آباد کے بڑے بڑے تجار اور معززین بھی شامل جلسہ تھے۔ جن میں سے قابل ذکر خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب ہیں۔ (نامہ نگار)

تھانہ ہربانہ کے عملہ کا شریفانہ طریق عمل

ہمارے ایک مبلغ نے ایک حادثہ کے متعلق ایک کانسٹبل کی قابل تعریف سرگرمی اور خدمت گذاری نیز عملہ پولیس کے اعلےٰ اخلاق کے متعلق اطلاع ارسال کی ہے۔ جسے درج ذیل کیا جاتا ہے

جب وہ لاری جس میں ہم دو احمدی بھی سوار تھے۔ ہربانہ کے اڈا سے روانہ ہوئی۔ تو چند اور آدمی اس میں بیٹھ گئے۔ جن میں سے ایک بوڑھا ہندو تھا۔ وہ لاری کے پچھلے حصہ میں بیٹھا۔ جب لاری اڈا سے چل کر قریباً نصف میل دور گئی۔ تو اس بڈھے کی چادر جس میں کوئی چیز بندھی ہوئی تھی۔ گر گئی۔ اس پر بجائے اس کے کہ وہ لاری والوں کو آواز دیتا۔ کہ لاری ٹھہراؤ یا کسی اور ساتھی سے کہتا۔ اس نے چادر اٹھانے کے لئے خود چھلانگ لگا دی۔ دوسرے ساتھیوں نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ مگر وہ نہ رُکا۔ جب وہ نیچے گر گیا۔ تو دوسروں نے شور مچایا۔ کہ لاری ٹھہراؤ۔ میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ پولیس کا ایک سپاہی بھی ہمارے ساتھ تھا۔ جو پولیس کی ڈاک دوسوہہ لے جا رہا تھا۔ جب ہم لاری سے اترے۔ تو دیکھا۔ کہ وہ بڈھا منہ کے بل زمین پر گرا ہوا ہے۔ چونکہ سڑک کا وہ حصہ پختہ تھا۔ اس لئے اُسے بہت چوٹیں آئیں۔ اور بیہوش ہو گیا۔ ناک سے خون جاری تھا۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب احمدی نے اُسے فوری امداد دی۔ اس کا خون صاف کیا۔ اور پانی طلب کیا۔ میں جانے لگا۔ تو پولیس کا سپاہی مجھ سے پہلے دوڑ گیا۔ میں نے اس شخص کو صحیح معنوں میں پبلک سروس کرتے دیکھا جب پانی آیا۔ تو اس کے منہ میں ڈالا گیا۔ اور قرار پایا۔ کہ اسے واپس ہربانہ ہسپتال میں پہونچایا جائے۔ جگہ کے کشادہ کرنے کے لئے بہت سی سواریاں اُتار دی گئیں۔ اور ہم اس مضروب کے ساتھ ہسپتال گئے۔ میں اور ڈاکٹر صاحب بھی ساتھ تھے۔ وہاں جا کر ڈاکٹر صاحب کو دکھایا۔ انہوں نے فوراً اس کے علاج وغیرہ کا انتظام کر دیا۔ اور پولیس کو اطلاع دی۔ ہم سب کو تھانہ میں بلایا گیا۔ سب نے بیان دیئے۔ کہ ڈرائیور کا کوئی قصور نہیں۔ تھانہ کے انچارج ایک میر صاحب ہیں۔ اور ان کے ماتحت ایک سکھ اسسٹنٹ سب انسپکٹر اندر سنگھ صاحب۔ تھانہ کے عملہ نے ہماری مدارات کی۔ اور لسی وغیرہ پلائی۔ چونکہ شام کا وقت ہو گیا تھا اس لئے وہیں رہنے کے لئے کہا۔ غرض ان لوگوں کا طرز بہت ہی شریفانہ تھا۔ کم از کم ہمارے ضلع میں تو ایسے آدمی بہت کم نظر آتے ہیں:۔

احرار کی فتنہ انگیزیوں کے خلاف جماعت احمدیہ خانیوال کی صدائے احتجاج

احمدیان خانیوال و مضافات کا ایک خاص جلسہ زیر صدارت چودھری حکیم فتح محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے۔

۱۔ جلسہ انجمن اسلامیہ خانیوال کے دوران میں مولوی عبدالحنان اور قاضی احسان اللہ شجاع آبادی نے جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار اور امن شکن تقریریں کی ہیں۔ جن سے احمدیوں کے مذہبی احساسات کو سخت ٹھیس پہونچی ہے۔ ان کی تقریریں شروع سے لیکر آخر تک حد درجہ اشتعال انگیز۔ صبر آزما اور شر بار تھیں۔

یہ جلسہ افسران ضلع ملتان سے استدعا کرتا ہے۔ کہ ان انسانیت سوز تقریروں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔ اور مذہبی منافرت کو پھیلانے سے روکا جائے۔ ورنہ خوفناک نتائج کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ نقول ریزولیوشن جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ملتان۔ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس ملتان۔ جناب ایس۔ڈی۔او صاحب بہادر خانیوال۔ مرکز سلسلہ قادیان اور پریس کو ارسال کی جائیں:۔ (سیکرٹری انجمن احمدیہ خانیوال)

جماعت ہائے احمدیہ علاقہ فتح گڑھ چوڑیاں کی قرارداد

مورخہ ۲۳ر جون زیر صدارت مولوی عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ علاقہ فتح گڑھ چوڑیاں کا ایک غیر معمولی اجتماع ہر دوروال میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی:۔

یہ اجتماع احرار کے نت نئے فتنے برپا کرنے کو نہایت ہی خطرہ کی نظر سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے فوری انسداد کی درخواست کرتا ہے۔ (نامہ نگار)

بے کار نوجوان اور اُن کے سرپرست توجہ کریں!

بیکار دوستوں کو باکار بنانے کیلئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ کام دندان سازی میں نے اصحاب توفیق کو کم سے کم مدت اور کم سے کم فیس پر سکھا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسے نوجوان جسے احمدی ہونیکی وجہ سے سوشل بائیکاٹ یا اور کسی دینی ابتلاء وغیرہ کی وجہ سے عسرت اور ناداری کی زندگی پر مجبور کر دیا ہو۔ امیر جماعت کی سفارش پر مفت سکھانے کو تیار ہوں۔ اس لئے ایسے مستحقین کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ مستحق دوست اپنے امیر مقامی کی سفارش کے ہمراہ فوراً درخواستیں پتہ ذیل پر روانہ کر دیں جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ ہمراہ آنا چاہئے۔ درخواست میں پورا پتہ۔ ولدیت قومیت۔ والدین کا شغل۔ اپنا موجودہ شغل عمر وغیرہ مفصل لکھیں۔ (الوٹ) زیادہ غریب ہونیکی حالت میں تا حد امکان کھانے

حضرت امیر المومنین سے احمدی جماعتوں کی التجا

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے متعلق

جماعت احمدیہ سکھر

بحضور سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ سے ہم لوگوں کو بے انتہا تکلیف پہونچی ہے۔ جماعت کا ہر فرد بے چین ہے۔ مقامی جماعت نے مورخہ ۳۵-۶-۲۱ کو ایک غیر معمولی اجلاس کر کے اس عاجز کو یہ ہدایت کی ہے۔ کہ میں مندرجہ ذیل متفقہ التجا حضور کی خدمت اقدس میں پہونچاؤں۔

سشن جج گورداسپور نے عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل کے فیصلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ ہمارے لئے ناقابل برداشت روحانی اذیت کا باعث ہوئے ہیں۔ ہم اس قسم کی فضا کو بدلنے کے لئے ہر اس قربانی کے لئے تیار ہیں جس کا حضور ہم سے مطالبہ فرمائیں ؏

(سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ سکھر)

جماعت احمدیہ بھیرہ

۱۶ر جون احمدیہ نیشنل لیگ بھیرہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر ایم۔ ڈی۔ کریم صدر نیشنل لیگ بھیرہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ جلسہ مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ سشن جج ضلع گورداسپور کے اس فیصلہ کے متعلق جو کہ عطاء اللہ بخاری کے مقدمہ کی اپیل پر کیا گیا ہے۔ نہایت ہی غم و غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ بوجہ ان توہین آمیز و ذلت انگیز الفاظ کے جو سشن جج نے اپنے فیصلہ میں بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ اور حکام اعلےٰ خصوصاً ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب اور چیف جسٹس ہائیکورٹ پنجاب کی توجہ ان الفاظ کی طرف منعطف کراتا ہے۔ اور پرزور درخواست کرتا ہے کہ اپنے اختیارات خصوصی سے ان توہین آمیز الفاظ کو فیصلہ سے خارج کرنے کا حکم نافذ فرمائیں

۲۔ مذکورہ بالا فیصلہ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ ضلع گورداسپور کے بعض ذمہ دار حکام کا رویہ صریح طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف ہے۔ جس کی نسبت حکام بالا کو کئی دفعہ بذریعہ اخبار الفضل وغیرہ توجہ دلائی گئی تھی۔ اور سشن جج کے فیصلہ نے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا ہے۔ کہ جب تک ضلع مذکور میں بعض موجودہ حکام برسر اقتدار ہیں جماعت احمدیہ کے ساتھ عدل و انصاف ہونا ناممکن ہے۔ اور ان حالات میں جماعت احمدیہ کی عزت و جان و مال نہایت ہی غیر محفوظ ہے۔ اس لئے جہاں تک جلد ہو سکے۔ ایسے حکام کو جو علانیہ جماعت احمدیہ کے برخلاف اور احراریوں کے پشت پناہ بنے ہوئے ہیں فوراً وہاں سے تبدیل کر کے انگریز افسر مقرر کئے جائیں۔

۳۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں درخواست ہے۔ کہ جلد از جلد اس فیصلہ کے متعلق کوئی ایسی مؤثر کارروائی کی جائے۔ کہ اسکے جن توہین آمیز الفاظ سے جماعت احمدیہ کے دلوں کو بیدردی سے مجروح کیا گیا ہے۔ انکا ازالہ ہو سکے۔ جماعت احمدیہ کے قانونی مشیروں سے بھی درخواست ہے۔ کہ اس فیصلہ کی نسبت فوراً قانونی کارروائی کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ جماعت احمدیہ جان و مال سے ہر طرح کی قربانی کرنیکے لئے مستعد ہے۔

۴۔ امسال اگر بدستور سابق احرار کانفرنس قادیان میں منعقد ہو۔ تو جماعت احمدیہ اپنے مقدس مقام اور مقدس وجودوں کی حفاظت کے لئے اپنی جان و مال کو پیش کرتی ہوئی فوراً قادیان پہنچ جانے کے لئے تیار ہے۔ صہ

صہ ۵۔ قرار پایا۔ کہ ان قرار دادوں کی ایک کاپی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور ایک کاپی ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب و وائسرائے ہندو چیف جسٹس ہائیکورٹ پنجاب اور پریس کو بھیجی جائے ؏ (صدر نیشنل لیگ جماعت احمدیہ بھیرہ)

قادیان میں احمدی خواتین کی حفاظت کا انتظام

(اور)

گھروں سے باہر نکلنے کی ممانعت

چونکہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر احراریوں کی سازش سے ایک احراری غنڈہ کے حملہ نے اُس بات کو پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا ہے۔ جس کی اطلاع ہمیں کئی روز قبل مل چکی تھی۔ اور جس کا اظہار بذریعہ اخبار پبلک پر اور بذریعہ چٹھی ذمہ وار حکام پر کر دیا گیا تھا۔ اس لئے آئندہ کے متعلق یہ خطرہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ ہمیں یہ اطلاع بھی پہونچی ہوئی ہے۔ کہ احراری اسی منصوبہ کے ماتحت احمدی خواتین پر حملہ کر کے فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ احمدیہ چوک سے باہر کو جانے والے رستہ پر اپنے مکانوں کے پاس پہرہ کا انتظام کیا جائے۔ خاصکر اس وقت جو کہ گرلز سکول میں لڑکیوں کے جانے اور آنے کا ہے۔

اس سے قبل تمام احمدی محلوں میں نظارت امور عامہ یہ اعلان کرا چکی ہے۔ کہ احمدی خواتین حتے الامکان اپنے گھروں سے نکلنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بند کر دیں۔ اور سوائے کسی خاص ضرورت کے باہر نہ نکلیں ؏

اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ کی استدعا

سب اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ نے بالاتفاق حسب ذیل درخواست ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی خدمت میں پیش کی ہے۔

چونکہ قادیان میں اس وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے امام اور جماعت کی بزرگ ہستیوں کے خلاف احرار کی شرارت حد سے بڑھ چکی ہے۔ اور ہمارے اس مقدس مقام میں شعائر اللہ کے خلاف کارروائیاں روز و شب کی جا رہی ہیں۔ اس لئے ہم سب اس بات کے لئے بطیب خاطر تیار ہیں۔ کہ اگر یہاں کی احمدی آبادی میں کچھ کمی آنے سے دشمن کو کسی شرارت کا موقع مل سکتا ہو۔ تو ہم بڑی خوشی سے اب کے موسمی چھٹیاں نہیں لینا چاہتے۔ اور ہم بطیب خاطر اس مقدس مقام میں رہ کر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں ؏ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

حملہ آور احراری غنڈے کے متعلق افواہ

قادیان۔ ۱۰ر جولائی۔ آج بھی حملہ آور احراری کی گرفتاری کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ آج افواہاً سنا گیا ہے۔ کہ اسے چند روز چھپائے رکھنے کے بعد یہ کہہ دیا جائیگا۔ کہ احمدیوں نے نہ معلوم اسے کہاں غائب کر دیا ہے۔ اسکا کوئی پتہ و سراغ نہیں چلتا۔ اور اس طرح احمدیوں کے خلاف ایک نیا الزام گھڑا جائیگا۔

آج جب ملزم کو گرفتار کرانے والے کیلئے انعام کی رقم پولیس کو بھیجی گئی۔ جسے پولیس نے اس بناء پر لینے سے انکار کر دیا۔ کہ اسکے لئے سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس کی منظوری ضروری ہے۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لاہور ۹ جولائی۔ کرفیو آرڈر کے نافذ ہونے کی وجہ سے سوموار کے بعد شہر میں مکمل طور پر امن قائم ہو گیا۔ منگل کے روز بہت سی دوکانیں کھولی گئیں اور حالات بالکل پر امن ہیں۔ سوموار کی شام کے بعد سے کسی اکے دکے حملے کی واردات بھی نہیں ہوئی۔ منگل کے روز شہر میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں میں سے ایک ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر تھے۔ جنہوں نے چیف سکرٹری مسٹر ایف۔ ایچ پکل کے ہمراہ کوتوالی شہر کا چھ بجے صبح سے ۷ بجے تک معائنہ کیا۔ اور قیام امن کے لئے متعین پولیس اور ملٹری کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ بہت سے دیگر حکام مثلاً ڈپٹی کمشنر اور سٹی مجسٹریٹ اور بعض دیگر غیر سرکاری معززین نے بھی بازاروں میں گشت لگائی۔ اور بہت سے دوکانداروں کو جنہوں نے ابھی تک دکانیں نہیں کھولی تھیں۔ کھولنے کی تلقین کی۔ شہید گنج کے ارد گرد پولیس اور فوج کا پہرا بدستور ہے۔ اور کسی کو جائے متنازعہ تک جانے کی اجازت نہیں۔ معاملات پر قابو پانے کی جو تدابیر پچھلے دن عمل میں لائی گئی ہیں۔ وہ بدستور جاری ہیں۔

لنڈن ۹ جولائی۔ کل دارالعوام میں مزدور پارٹی کے ایک رکن نے سوال کیا۔ کہ عدن اور ہندوستان کے تجارتی اداروں کی طرف سے عدن کے نوآبادیات میں منتقل ہونے کی صورت میں ہندوستانیوں کے عدن میں سابقہ تجارتی۔ صنعتی اور رہائشی حقوق برقرار رکھنے کے لئے جن خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان پر غور کیا گیا ہے یا نہیں۔ مسٹر اے۔ آر۔ بٹلر نائب وزیر ہند نے جواب میں کہا۔ کہ گورنمنٹ نے عدن میں ہندوستانیوں کی پوزیشن کے تحفظ کے متعلق جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کو پورے طور پر منظور کر لیا ہے اور عدن کی کورٹوں سے ہندوستانی کورٹوں میں اپیل لے جانے کے متعلق سفارش کو بھی گورنمنٹ اوف انڈیا بل میں داخل کر دیا گیا ہے۔ بقیہ سفارشات ایسے معاملات کے متعلق تھیں۔ جن کا بل میں اندراج زیادہ

موزون نہ تھا۔

برلن ۹ جولائی۔ جرمنی کی ۱۹۳۵ء میں بحری طاقت کے ازدیاد کے پروگرام کے ماتحت اور اینگلو جرمن معاہدہ کی رو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل جنگی جہازوں کی تعمیر شروع ہو گئی ہے یا ہونے والی ہے۔ دو چھبیس ہزار ٹن کے جنگی جہاز۔ دو دس ہزار ٹن کے ہوائی طیارے سولہ تباہ کن جہاز۔ دو سولہ سو چھبیس ٹن والے۔ اور اٹھائیس آبدوز کشتیاں۔

شیلانگ ۹ جولائی۔ آج دوپہر کے وقت شیلانگ میں ایک ستارہ سمط الراس سے دس بارہ درجے جانب مشرق نمایاں طور پر دکھائی دیا۔

الٰہ آباد ۹ جولائی۔ مہاراجہ بیکانیر مہارانی سمیت اپنے سفر انگلستان سے واپس آ گئے ہیں۔

کلکتہ ۹ جولائی۔ مسٹر کے۔ بسی بنوگی یجسلیٹو اسمبلی کے سابقہ ممبر کو میور بھنج ریاست میں بطور دیوان مقرر کیا گیا ہے۔

دہلی ۹ جولائی۔ اخبار "تیج" دہلی کی زلزلہ کوئٹہ کے متعلق چند قابل اعتراض مضامین لکھنے کی وجہ سے ایک ہزار روپے کی ضمانت کی ضبطی کے سلسلہ میں گاندھی جی نے جو خط "تیج" کے انتظامی ایڈیٹر کو لکھا ہے۔ یہ ہے کہ "مجھے کچھ بھی اشتعال یہ حیرانی نہیں ہوا۔ میری رائے میں آج کل اخبار نکالنا ہی برا ہے"۔

لنڈن ۹ جولائی۔ اخبار "ٹائمز" اٹلی اور حبشہ کے تنازعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ مسولینی نے جو تقریر حال ہی میں کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ حبشہ پر اطالوی قبضہ جمانے کا ارادہ رکھتا ہے برطانوی وزراء اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ کہ اطالیہ اور حبشہ کا مسئلہ کہاں تک جمعیت اقوام میں طے ہو سکتا ہے۔

لنڈن ۹ جولائی۔ کونسل آف سٹیٹ کا صوبجاتی کونسلوں کی طرف سے بالواسطہ انتخاب کی بجائے بلاواسطہ انتخاب کے لئے انڈیا بل میں گورنمنٹ کی ترامیم شائع ہو گئی ہیں۔ برٹش ہندوستان میں ۱۵۶ نشستوں میں سے ۱۵۰ مختلف صوبوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ اور چھ ارکان وائسرائے خود نامزد کریں گے۔ انتخاب سے پر ہونے والی ۱۵۰ نشستوں میں ۷۵ ہندوؤں کو ملیں گی۔ اور باقی ۷۵ کو مندرجہ ذیل طریق سے تقسیم کیا گیا ہے۔ خاص خاص جماعتوں کو ۴ سکھ۔ ۴ مسلمان ۹ ۴ عورتیں ۶ یورپین ۷ ہندوستانی عیسائی ۲۔ اینگلو انڈین کونسل اوف سٹیٹ کی ممبری کی میعاد ۹ سال ہوگی۔ ان میں سے ⅓ ممبر تین سال کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔ کونسل کے لیڈی ممبروں کو صوبجاتی لیجسلیچریں ہی منتخب کریں گی۔

حیدر آباد دکن ۸ جولائی۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام نے اپنی سلور جوبلی کے متعلق "ہفتہ سلور جوبلی" کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ہفتہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۳ جنوری ۱۹۳۶ء تک رہے گا۔

لنڈن ۸ جولائی۔ ہوس آف لارڈز میں لارڈ زٹلینڈ نے انڈیا بل کی دفعہ ۳۰۴ پر (جو پہلے ۲۹۹ تھی۔ اور جس میں ترمیم کے خلاف ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے پروٹسٹ کا اظہار کیا گیا) تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں قطعی طور پر اس معاملہ کو صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ جب تک ہندوستان کے مختلف فرقے خود اس خواہش کا اظہار نہ کریں۔ پارلیمنٹ کی خاص رضامندی کے بغیر کمیونل ایوارڈ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔

ماسکو (بذریعہ ڈاک) اس اطلاع سے ماسکو میں بھاری سنسنی پھیل گئی ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کے بہت سے ممبروں کے حال ہی میں اخراج کے سلسلہ میں سوویٹ روس کے مشہور لیڈر لینن کی بیوہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

کراچی ۷ جولائی۔ وائسرائے نے شکار پور کے باشندوں کے ایک ڈیپوٹیشن کے ساتھ ملاقات کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا۔ کہ جونہی وہ شملہ پہنچیں گے۔ وہ اعلان کر دیں گے۔ کہ کوئٹہ میں کھدائی کا کام شروع کر دیا جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ہم آہستہ آہستہ فوج کو ہٹانے کا انتظام کر رہے ہیں اور اکتوبر تک فوج کا بیشتر حصہ دوسرے مقامات پر بھیج دیا جائے گا۔

پونہ ۸ جولائی۔ بمبئی کونسل نے ایک سرکاری بل پاس کیا ہے جس کے رو سے اخبارات کو اس امر کی ممانعت کر دی جائے گی۔ کہ وہ ان بچوں یا نوجوان اشخاص کے نام پتے تصویریں اور دیگر متعلقہ تفاصیل شائع کرنے سے احتراز کریں۔ جو کسی جرم میں ماخوذ ہوں۔

کلکتہ ۷ جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک ہندو مندر کی تعمیر کے لئے کلکتہ میں نقشہ تیار ہو رہا ہے اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ہندوستان بھر میں عظیم ترین ہندو یادگار ہوگی۔ حتیٰ کہ تنجور کا تاریخی مندر بھی اس کے سامنے ماند پڑ جائے گا۔ یہ مندر بنارس میں بنایا جائے گا۔ اخراجات کا اندازہ بیس لاکھ روپے لگایا جاتا ہے۔

ناگپور ۷ جولائی۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اصلاح دیہات سی پی کے لئے جو پانچ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس کے متعلق حکومت سی پی نے ایک سکیم تیار کی ہے جس کی اہم مدات یہ ہیں۔ دیہات میں بہم رسانی آب اور حفظان صحت کے لئے ایک لاکھ روپیہ۔ قرضوں کے تصفیہ اور مصالحتی بورڈوں کے قیام کے لئے ایک لاکھ روپیہ۔ اصلی باشندوں کی بہتری کے لئے چالیس ہزار روپیہ۔ جدید طرز کے دیہات کے قیام پر بیس ہزار روپیہ۔ باقی روپیہ مرغی خانوں کی بہتری۔ زرعی پیداوار گوداموں کی تعمیر۔ ضلع منڈلہ میں زراعتی فارم کھولنے اور اسی قسم کے دیگر کاموں کے لئے خرچ کیا جائے گا۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی